وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡـكِتٰبِ اِلَّا لَيُـؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

کے متعلق مرزائی شبہات کا ازالہ

فضیلۃ الاستاذ

خاور رشید بٹ

انچارج شعبہ تقابل ادیان و سیرت سیکشن

www.KitaboSunnat.com

ادارہ:

حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور

Huqooq-un-Naas Welfare Foundation

CENTER FOR NEW MUSLIMS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

کے متعلق مرزائی شبہات کا ازالہ

www.kitabosunnat.com

فضیلۃ الاستاذ: خاور رشید بٹ

انچارج شعبہ تقابل ادیان و سیرت سیکشن

حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزائی شبہات کا ازالہ

تالیف : الاستاذ خاور رشید بٹ

اہتمام : عبدالوارث گل

ناشر : حقوق الناس ویلفیئر فاونڈیشن، لاہور

اشاعت : اوّل، جنوری 2019ء

تعداد : 1100

ملنے کا پتہ

حقوق الناس ویلفیئر فاونڈیشن، لاہور

+92-321-4749575

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درون قرطاس

- تقریظ ---------- 5
- مقدمہ ---------- 8
- قرآن کریم اور وفات مسیح علیہ السلام ---------- 10
- حیات موسیٰ علیہ السلام ---------- 13
- فلما توفیتنی ---------- 15
- اقول کما قال العبد الصالح ---------- 19
- قد خلت من قبله الرسل ---------- 23
- واوصانی بالصلوٰة ---------- 28
- کانا یأکلان الطعام ---------- 30
- احادیث نبویہ اور وفات مسیح علیہ السلام ---------- 33
- عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال ---------- 33
- اگر موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے ---------- 38
- عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ ---------- 41
- اجماع صحابہ اور وفاتِ مسیح علیہ السلام ---------- 48
- وفات مسیح اور اقوالِ صحابہ ---------- 54
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ---------- 54
- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ---------- 58
- حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ ---------- 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ بزرگانِ اُمت اور وفات مسیح ---------- 65

❀ یہ نظریہ کہاں سے آیا ---------- 65

❀ امام مالک رحمہ اللہ ---------- 67

❀ ابن حزم رحمہ اللہ ---------- 70

❀ ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ ---------- 75

❀ ابن عربی ---------- 76

❀ علامہ جبائی معتزلی ---------- 78

❀ حضرت علی ہجویری ---------- 79

❀ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر اُٹھائے جانے والے دیگر اعتراضات ---------- 83

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

نبوت اوررسالت کا مبارک سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضور خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ جواب قیامت تک رہنے والا ہے۔

ختم نبوت نا صرف اسلام کی روح ہے بلکہ وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر تمام اُمتِ مسلمہ کا روزِ اوّل سے اتفاق، اتحاد، اور اجماع ہے۔

اس کے باوجود تاریخ شاہد ہے کہ یہود ونصاریٰ ہر دور میں اسلام واہلِ اسلام کو ہمیشہ صفحہ ہستی سے مٹانے کی ناپاک کوشش کرتے رہے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام کا عروج دراصل عیسائیوں اور یہودیوں کا زوال تھا اسی لیے یہ اسلام ہی کو اپنا سب سے بڑا دشمن تسلیم کرتے ہیں جب ان کو یقین ہوگیا کہ اسلام کو نابود کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے تو انہوں نے طاقت کی بجائے مکر وفریب اور دجل کا راستہ اختیار کیا اوراس کے پیش نظر جھوٹے مدعیانِ نبوّت کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جواب تک رکنے کا نام نہیں لے رہا انہی میں سے ایک بڑا کذاب مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا جو ناصرف انیسویں صدی دور انگریز میں پیدا ہوا بلکہ انگریز کا ہی خود کاشتہ تھا۔ مرزا صاحب اپنی ذات میں فتنہ سازی کی ایک مکمل جماعت تھے جس سے بہرحال مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا کیونکہ مرزا صاحب اسلامی تعلیمات سے آشنا تھے اسی لئے عقائد، نظریات اور فلسفہ اسلام کے ساتھ جو تخریب اور تلبیس کا کردار انہوں نے ادا کیا ماضی میں اسکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال نہیں ملتی۔

انہی عقائد میں ایک عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام کا بھی ہے جس پر ایک عرصے تک امت مسلمہ کا اجماع رہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے اور قربِ قیامت دوبارہ نزول فرمائیں گے۔

مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی نبوت کی بنیاد اس عقیدہ پر رکھی کہ مسیح علیہ السلام انتقال کر چکے اور اب میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا تھا مرزا صاحب اپنے دجل و فریب، علمی خیانت اور چرب زبانی سے کئی سادہ لوح اور کمزور ایمان والوں کو اپنے باطل و زندیق زدہ نظریات کا شکار کرنے میں کامیاب رہے یہی وجہ ہے مرزائیوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا بھی ایک گروہ پیدا ہو گیا جو نا صرف وفات مسیح کا قائل ہے بلکہ اس کا دفاع اور دعوت و تبلیغ پر بھی کمربستہ ہے۔

فتنہ قادیانیت کے آغاز ہی میں علمائے کرام نے مرزا صاحب کی دانستہ علمی خیانتوں کا جواب تحریری، تقریری اور مباحثوں کی صورت میں دے دیا جب کہ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کے مصنف فضیلۃ الاستاذ مولانا خاور رشید بٹ صاحب پاکستان میں یہود ونصاریٰ اور مطالعہ مرزائیت میں اپنی مثال آپ ہیں مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن کے شعبہ تحقیق و تصنیف میں عرصہ سات سال سے غیر مسلموں کے سوالات، اعتراضات اور اشکالات کا بھی احسن طریقے سے جواب دے رہے ہیں۔ دفاعِ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں اب تک سوشل و الیکٹرانکس میڈیا پر کافی پروگرام اور کئی لائیو مکالمے، مناظرے ومباحثے ہو چکے ہیں جبکہ پانچ کتابیں بھی شائع کی جا چکی ہیں۔ قادیانی لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ چرب زبان اور شکوک وشبہات پھیلانے میں ماہر ہوتے ہیں سو اسی سلسلے میں دو بروشر وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق عام کیے جاتے ہیں ان کا رد اس زیر نظر کتاب میں کیا گیا ہے۔

اس کتاب کو شائع کرنے میں مالی تعاون جناب عدیل اشرف صاحب نے کیا اور کمپوزنگ کی اصلاح جناب سہیل شوکت نے کی اور ٹائٹل کی ذمہ داری عدیل بٹ نے ادا کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ادارہ حقوق الناس کے جملہ اراکین کے لیے یہ کتاب ذریعہ نجات بنائے،، اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔

آمین!

عبدالوارث گل

جنرل سیکرٹری ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن لاہور

13.01.2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمام زندگی ایک عجوبہ اور قدرت الٰہی کا مظہر ہے۔ آپ اپنی پیدائش سے ہی لطیف منزلوں پر چلے، یعنی بغیر باپ کے محض اذن الٰہی سے دنیا میں آنا، والدہ کی گود ہی میں باتیں کرنا، لوگوں کو اپنا نبی اور صاحب کتاب بتانا، دشمنوں سے بچ کر مدد الٰہی سے زندہ آسمان پر چلے جانا اور قیامت کے قریب دین اسلام کی نصرت کے لیے نزول فرمانا، یہ تمام امور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے ان کی حقیقت جاننے کی بجائے ان پر ایمان لانا ضروری تھا۔ اسی کے پیش نظر تمام اہل اسلام ان باتوں کو اسی طرح حقیقت مانتے چلے آئے یہاں تک کہ ہندوستان میں انگریز سامراج کے زیر سایہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی اور ایک نیا دین ''قادیانیت اور مرزائیت'' متعارف کروایا۔ اس دین کی بنیاد ایسے عقائد پر رکھی جن کا دین محمدی کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

ان عقائد میں سے ایک غیر اسلامی نظریہ وفات مسیح علیہ السلام کا معرض وجود میں لایا گیا، کیونکہ حیات مسیح علیہ السلام کے ہوتے ہوئے مرزا جی ہرگز ان کی جگہ پر ہونے کے دعویدار نہ بن سکتے تھے۔ قادیانیوں نے حیات و وفات مسیح علیہ السلام کو معرکۃ الاراء مسئلہ سمجھا ہے، اس لیے ان کے چھوٹے بڑے، مرد و عورت، پڑھے لکھے یا ان پڑھ سبھی اس میں علم کے اعتبار سے برابر ہیں، اور ہمیشہ اسی پر گفتگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اس مسئلے میں کچھ عمومات اور لغوی بحثیں بھی ہیں جن کی وجہ سے سادہ لوح مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اسی وجہ سے قادیانی اس موضوع پر مختلف قسم کے کتابچے اور بروشرز آئے دن پرنٹ کرتے اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے ان تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

اسی طرح کے دو بروشر کسی مسلمان تک پہنچے جو کہ ہمارے دوست محترم جناب نعمان فاروقی حفظہ اللہ مدیر ضیائے حدیث کے ملنے والے تھے۔ فاروقی صاحب کے علم میں یہ بات آئی تو انھوں نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے راقم اثیم کو ان بروشرز کے مغالطات پر غور کرنے کا حکم دیا۔ ان بروشرز کی عبارت لفظ ''قادیانی'' کے تحت حرف بحرف نقل کر کے لفظ ''مسلم'' کے تحت اس کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے تلمیذ جناب عدیل صاحب اشرف کا تذکرہ نہ کروں انہوں نے اس کتابچے کو شائع کرنے میں مالی معاونت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو راقم، فاروقی صاحب و ادارہ حقوق الناس کی ایگزیکٹیو باڈی کے لیے توشہ آخرت بنائے اور بھٹکے ہوؤں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

خاور رشید بٹ

دار العلوم المحمدیہ لوکو ورکشاپ مغل پورہ لاہور

سیرت سیکشن

ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم اور وفات مسیح علیہ السلام

قادیانی:

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت جاری ہے کہ ہر وہ شخص جو دنیا میں آتا ہے ایک طبعی عمر پا کر وفات پا جاتا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ واحد وجود ہیں جن کی وفات کو بعض لوگوں نے متنازعہ بنا دیا ہے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں لیکن قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی باقی بنی نوع انسان کی طرح طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔

مسلم:

پہلی بات میں تو اختلاف کی گنجائش نہیں جبکہ دوسری بات بھی ٹھیک ہے لیکن یہ اختلاف اور تنازع کس نے کھڑا کیا؟ یہ محض قادیانیوں کا سربراہ اور انگریز سامراج کا وفادار مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے کیونکہ پہلے کے زمانوں میں تمام اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل اور قیامت کے قریب نزول فرمانے پر ایمان رکھتے تھے جیسا کہ امت محمدیہ کے مایہ ناز سپوت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

((واما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفع ببدنه حیا.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدثین اور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بدن سمیت زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ ❶ اس کی تائید مرزا صاحب قادیانی کے بڑے بیٹے اور مرزائیت کے خلیفہ ثانی میاں محمود نے بھی کی ہے چنانچہ لکھتا ہے:

"پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے گو اس میں شک نہیں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے۔" ❷

یہ کیسی عجیب منطق ہے کہ ایک عقیدہ مشرکانہ ہو مگر اس کو اپنانے والے مشرک نہ ہوں؟ اور اس سے بھی تعجب خیز بات یہ ہے کہ پچھلی صدیوں میں تمام دنیا کے مسلمان یہی مشرکانہ عقیدہ رکھتے تھے (نعوذ باللہ) یہاں تک ہی نہیں بلکہ مرزا جی بھی بذات خود پہلے حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ ❸

مرزائی حضرات اس سے بچاؤ کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ یہ رسمی عقیدہ تھا جو انہوں نے لکھ دیا بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی سے وفات مسیح کا علم ہوا اور نظریہ بدل لیا۔ یہ دونوں باتیں بالکل جھوٹ ہیں کیونکہ براہین احمدیہ کے متعلق مرزا صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

"اس میں جو بھی دعویٰ لکھا وہ قرآن سے دیکھ کر لکھا اور جو دلیل دی وہ قرآنی ہی ہے، میں نے اپنے قیاس سے نہ دلیل لکھی اور نہ ہی دعویٰ کیا۔" ❹

اسی کتاب کے حصہ پنجم میں رقمطراز ہیں:

---

❶ التلخيص الحبير كتاب الطلاق ٣/ ٢١٤، رقم ١٦٠١ طبع المكتبه الاثريه شيخوپوره.

❷ حقيقةُ النبوة مندرجه انوار العلوم ٢/ ٤٦٣ مجموعه كتب مياں محمود.

❸ براهين احمديه ١/ ٤٩٨-٤٩٩ روحانی خزائن ١/ ٥٩٣-٦٠١.

❹ براهين احمديه ٢/ ٩٩، روحانی خزائن ١/ ٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ کتاب خدا کی مرضی سے لکھی گئی۔''[1]

لکھا: ''خواب میں میں نے یہ کتاب نبی علیہ السلام کو دیکھائی تھی اور اس کا نام میں نے قطبی بتایا جس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ کتاب جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔''[2]

ان عبارات کے بعد عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے کہ اس میں محض رسمی عقیدہ لکھا تھا۔ باقی رہ گیا وحی الٰہی (مزعومہ) کے بعد مرزا صاحب نے یہ نظریہ بدلا میں کھلا چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی مرزائی عقیدہ بدلنے سے پہلے کی وحی (مزعومہ) ہمیں دکھائے اور انعام لے۔

یہ بھی محض قادیانیوں کا دھوکہ ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنا مزعومہ الہام جس میں وفات مسیح کا تذکرہ ہے، اپنی کتاب ازالہ اوھام کے صفحہ (۵۶۱) روحانی خزائن (ص۳/۴۰۲) پر درج کیا جو ستمبر 1891ء میں شائع ہوئی جبکہ اس سے قبل کی پہلی دو کتب فتح اسلام، توضیح مرام میں وفات مسیح اعلان ہو چکا تھا، یہ دونوں کتابیں 1891ء کے شروع میں شائع ہو چکی تھیں مزید تائید اس طرح ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات کا مجموعہ ''تذکرہ'' تاریخ کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے اس میں اس خودساختہ الہام کو 1891ء مارچ کے بعد کا ظاہر کیا گیا ہے جبکہ مزکورہ دونوں کتب قبل از مارچ چھپ چکی تھیں۔

یقین کے لیے آپ قادیانیوں سے مرزا صاحب کی کتب کا مجموعہ روحانی خزائن کی جلد نمبر (۳) لے کر اس کا ابتدائیہ دیکھ لیں۔

---

1. براهين احمديه ٥/٤ روحاني خزائن ٩/٢١ .
2. براهين احمديه مندرجه روحاني خزائن ٢٧٥/١ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ واحد وجود ہیں جن کی وفات کو متنازعہ بنایا گیا...... الخ۔ ہمیں تسلیم نہیں کیونکہ مرزا قادیانی صاحب نے جس طرح امت محمدیہ کے اتفاقی مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کو مختلف فیہ بنایا بالکل اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا انکار کر کے نیا شوشہ چھوڑا یعنی مرزا صاحب نے دو انبیاء کی حیات و وفات میں غیر اسلامی نظریہ گھڑ کر امت محمدیہ میں انتشار پھیلایا۔

قارئین کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہو رہی ہوگی کہ جو لوگ وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کس طرح حیات موسیٰ علیہ السلام کے قائل ہو سکتے ہیں؟ لیکن یہ ہے حقیقت، عین الیقین کے لیے مرزا صاحب کی کتاب نور الحق دیکھیں اس میں لکھا ہے:

((ھذا ھو موسیٰ فتی اللّٰہ الذی اشار اللّٰہ فی کتابہ الی حیاتہ و فرض علینا ان نؤمن بانہ حی فی السماء لم یمت ولیس من المتین.)) ❶

"یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔"

اس کے جواب میں مرزائی حضرات اپنی عادت کے تحت یہ تاویل کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے یہاں موسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی مراد لی ہے جو تمام انبیاء کو حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ بھی ان کا ایک فراڈ ہے کیونکہ اصل عبارت اگر آپ پڑھیں تو

❶ نور الحق ص ۵۰، خزائن ۸/ ۶۸-۶۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے مقابلے میں پیش کیا گیا ہے آخر یہ کیسی روحانی زندگی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو حاصل ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے محروم ہیں؟

آخر میں قادیانی کا یہ رقم کرنا لیکن قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ واضح طور پر............ الخ۔ بھی ایک صریح مغالطہ ہے کیونکہ اگر واقعی قرآن وحدیث سے واضح طور پر وفات مسیح علیہ السلام ملتی ہے تو پچھلی صدیوں میں تمام دنیا کے مسلمان کیوں نہ اسے سمجھ سکے؟ کیا یہ امت محمدیہ کی نااہلی نہیں کہ ایک شرکیہ اور خلاف قرآن و حدیث عقیدے کو اپنائے رہی جبکہ بارہ صدیوں کے بعد ہندوستان کے علاقہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا، جو اس کی حقیقت سے واقف ہوا اور اہل اسلام سے بارہ سو سالہ پرانا شرک دور کیا؟" فیا للعجب"

سوال یہ ہے کہ اگر یہ دعویٰ درست ہے تو پھر مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ لکھ چکے ہیں: مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانے میں برابر شائع ہوتی رہیں۔ ❶

ان کی کتاب ایام الصلح میں ہے کہ امت محمدیہ کو جہاں قرآن ملا وہاں مفہوم قرآن بھی ملا۔ ❷

یہ فیصلہ قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے کہ سچا کون اور جھوٹا کون؟

یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی یہ مسئلہ قرآن وحدیث سے واضح طور پر ملتا ہے تو مرزا صاحب پہلے کیوں نہ سمجھ سکے؟ دو ہی باتیں ہوسکتی ہیں یا تو مرزا

---

❶ تذکرة الشهادتین مندرجه روحانی خزائن ۲/ ۶۲.

❷ ملحض از ایام الصلح در روحانی خزائن ۱۴/ ۲۸۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب میں قرآن وحدیث سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں یا پھر یہ دعویٰ جھوٹ کا پلندہ ہے، یہ فیصلہ بھی خود ہی کر لیں۔

قادیانی لوگ اپنے متنبی کی طرح دعاوی تو بلند بانگ کرتے ہیں اور میدان سے راہ فرار بھی اپنے مزعومہ مثیل مسیح کی طرح اختیار کرتے ہیں، اگر اعتبار نہیں تو تجربہ کر کے دیکھ لیں، زیر بحث جملہ لفظ ''واضح'' کا مطلب ہر ایک سمجھتا ہے۔

لہٰذا کسی قادیانی میں ہے ہمت.......... کہ قرآن وحدیث سے ایسی دلیل لائے جس میں واضح طور پر موجود ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول قرآن سے قبل وفات پا چکے تھے۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہو اور نزول قرآن سے پہلے وفات پانے کی وضاحت ہو پھر ہی تو واضح بنے گا۔

قادیانی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

''اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو، تو ہی ان پر نگران تھا۔'' [1]

اس آیت سے قبل یہ مضمون چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن یہ سوال کرے گا کیا تو نے اپنی قوم کو شرک کی تعلیم دی تھی اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے کہ اے خدا! میں نے تو ان کو توحید کی تعلیم دی اور جب تک میں اپنی

---

[1] المائدة 5:117.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قوم میں موجود رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا اور مجھے ان کے بگڑ جانے کا علم نہیں۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج تک آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں آ کر عیسائی قوم کے بگڑ جانے سے آگاہ ہو جائیں گے تو پھر قیامت کے دن خدا کے حضور یہ جواب دینا کہ مجھے ان کے بگڑ جانے کا علم نہیں درست نہیں ٹھہرتا۔

مسلم

قارئین! آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ قادیانی استدلال کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کی گمراہی سے لاعلم ہونا ہے۔ ہم اس بنیاد کو توڑتے ہیں جس کی وجہ سے استدلال کی عمارت خود بخود دھڑام سے گر جائے گی۔

اوّل:...... یہ مرزائی حضرات کا بہت بڑا فریب ہے کیونکہ درج بالا آیت کو بار بار پڑھیں آپ کو ایک بھی ایسا لفظ اور جملہ نہیں ملے گا جس کا معنی یہ بنتا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم کے بگڑنے کا علم نہیں۔ یہاں تو محض قوم کو شرک کی تعلیم دینے کی نفی ہے، اسی لیے دوران گفتگو جب قادیانیوں سے اس بنیاد کے الفاظ کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بغلیں جھانکنا شروع کر دیتے ہیں۔

ثانی:...... مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے بگڑنے کی خبر قبل از قیامت دی جا چکی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے: میرے پر یہ کشفاً ظاہر کیا گیا کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ [1]

مرزا صاحب دوسری جگہ رقمطراز ہیں: خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی اس کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی۔ [2]

---

[1] آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن: 5/254.

[2] آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن: 5/268.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا قادیانی کی بنیاد باقی رہی؟ یہ فیصلہ آپ خود کریں۔

ثالث:...... یہ تو ان کے گھر کی گواہی تھی جو ان کے لیے کافی ہونی چاہیے بہر حال ایک مسلمان کی تسلی کے لیے یہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم کے بگڑنے کی اطلاع درج بالا گفتگو سے قبل ہو چکی ہے، چنانچہ سنن ترمذی میں طویل حدیث ہے جس میں قیامت کے دن حساب و کتاب شروع کروانے کے لیے تمام انسانوں کا باری باری مختلف انبیاء کے پاس جا کر سفارش کرنے کا تذکرہ ہے لہٰذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لوگ حاضر ہوں گے تو وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح سفارش کرنے سے انکار کر دیں گے اور اس کی وجہ بتائیں گے:

((اِنِّی عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ)) [1]

"مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجا گیا ہے۔"

اس لیے سفارش نہیں کر سکتا۔

کیا اب بھی قادیانیوں کی عمارت کھڑی ہے؟

رابع:...... تھوڑا سا غور کرنے سے آپ جان لیں گے کہ یہ آیت وفات مسیح پر نہیں بلکہ حیات مسیح علیہ السلام پر دلالت کرتی ہے۔ اسے سمجھنے سے قبل ایک مثال سنیں۔ اشفاق نامی آدمی کسی کمپنی کا انچارج ہے۔ چند روز کی چھٹی پر گیا، اسی دوران کوئی گھپلا ہوا۔ اس کی واپسی پر اسے شامل تفتیش کیا جائے گا کہ نہیں اور اس سے سوالات ہوں گے کہ نہیں؟ سب جانتے ہیں کہ بالکل ہوں گے البتہ صفائی پیش کر کے وہ بری ہو سکتا ہے لیکن اگر یہی شخص ریٹائر ہو چکا ہو اور بعد میں کوئی گھپلا ہوا تو آیا کوئی قانون اسے شامل تفتیش

---

[1] صحیح ترمذی للألبانی، رقم: 3148.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب آپ درج بالا آیت پر ذہن مرتکز کریں اور سوچیں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے بگڑنے سے قبل ہی وفات پا چکے اور انھیں علم نہیں تو اللہ تعالیٰ کا ان سے پوچھنے اور تفتیش کرنے کا مقصد کیا رہ جاتا ہے؟

یہ سوال کرنا ہی بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے نزول فرما کر عیسائیوں کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، ورنہ اسی جگہ حضرت مریم علیہا السلام کو الٰہ بنانے کا تذکرہ بھی ہے لیکن ان سے اس طرح کا کوئی سوال نہ ہوگا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ یہ نہیں دیکھیں گی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیکھیں گے۔

اس تفصیل کے بعد معلوم ہوا کہ زیر بحث آیت میں ترجمہ "جب تو نے مجھے وفات دے دی۔" درست بنتا ہی نہیں بلکہ صحیح یہ ہے: جب تو نے مجھے پورا پورا لے لیا، یعنی آسمانوں پر زندہ اٹھالیا۔

خامس :......قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ جواب نہیں بنتا کیونکہ جہاں انہیں خدا بنایا گیا وہاں تو ان کی وفات نہیں ہوئی بلکہ بقول مرزا جی وہاں سے ہجرت کر کے کشمیر آ گئے تھے اور اسی دوران پولوس نے ان کے مذہب میں شرک شامل کر دیا اور لوگ انہیں پوجنا شروع ہو گئے۔ [1]

لہٰذا جواب یہ بنتا تھا کہ جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران تھا اور جب میں نے ہجرت کر لی تو تو ہی ان پر نگران تھا، کیونکہ ان کی نگرانی وفات سے نہیں بلکہ ہجرت سے ختم ہوئی تھی، یہ تو پھر سوال گندم جواب چنے والی بات ہوئی اور انبیاء تو اس طرح کے جوابات نہیں دیتے، لامحالہ اُمت محمدیہ کا پیش کردہ مفہوم، مطلب ہی درست قرار پائے گا۔

[1] چشمہ مسیحی روحانی خزائن ۲۰/ ۳۷۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ششم :......الزامی طور پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک نزول مسیح (علیہ السلام) کے بعد پھر ان کی پرستش شروع ہو جائے گی۔ ❶ لہٰذا ممکن ہے اس جواب میں اگر لاعلمی کا مفہوم لینا ہے تو پھر اس تیسرے زمانے کے متعلق اس کو تسلیم کر لیں تو کیا حرج ہے؟

قادیانی

حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا آیت کا وہی مفہوم درست ہے جو اوپر پیش کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کے بعض لوگوں کو قیامت کے دن بائیں جانب یعنی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس پر میں کہوں گا۔ اے اللہ یہ میرے پیارے صحابہ ہیں۔ اس پر خدا کہے گا تو نہیں جانتا کہ یہ تیرے بعد کیا کچھ کرتے رہے ہیں اس وقت میں اسی طرح کہوں گا جس طرح اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ ❷

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے بیان کے جو معنی لیے جاتے ہیں وہی معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیان کے لیے جائیں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہی بیان ہے اور جس طرح نبی اکرم ﷺ وفات پا چکے ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔

---

❶ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن ۵/۳۴۶.

❷ صحیح بخاري، کتاب التفسیر، حدیث: 4625.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم

ہمیں تسلیم ہے کہ رسول اکرم ﷺ بھی اسی طرح کا جملہ ارشاد فرمائیں گے جس طرح کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے۔ لیکن دونوں کا ایک مفہوم لینا ہرگز درست نہیں، اس کے دو جواب ہیں: ایک الزامی صورت میں اور دوسرا تحقیقی اعتبار سے۔

الزامی جواب: اگر دونوں شخصیتوں کے بولے ہوئے اس جملے کا مفہوم ایک لیا جائے تو قادیانیوں کی پہلی بنیاد بے بنیاد ہو جاتی ہے کیونکہ ان کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام لاعلمی کا اظہار کریں گے جیسا کہ تفصیل گزر چکی لیکن رسول اکرم ﷺ کو تو اپنی زندگی میں علم تھا کہ میرے بعد بدعتی لوگ نمودار ہوں گے۔

لہٰذا قادیانی حضرات جس طرح اس تفریق کا جواب دیں گے اسی طرح کا جواب لفظ "توفی" کے حوالے سے ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

تحقیقی جواب: ایک لفظ جب دو مختلف شخصیتوں کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنی شخصیت کے لحاظ سے متعین ہوگا، جیسا کہ زیر بحث آیت سے پہلی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول منقول ہے:

﴿تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ﴾ [1]

"یا اللہ تو جانتا ہے جو میرے نفس ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے۔"

غور فرمائیں: لفظ نفس اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے لیے استعمال ہوا لیکن دونوں کی شخصیتوں کے لحاظ سے مفہوم متعین ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نفس غیر فانی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فانی ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اصحاب النار "آگ والے" آیا سب

---

[1] المآئدہ 116:5.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جہنم میں جلنے والے افراد مراد ہیں جبکہ سورہ المدثر میں یہ لفظ جہنم کے داروغے فرشتوں کے لیے بولا گیا ہے، فرمایا:

﴿وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰئِكَةً﴾ ❶

''اور دوزخ کے داروغے ہم نے صرف فرشتوں میں سے مقرر کیے ہیں۔''

اب اگر کوئی قادیانی شور ڈالنا شروع کر دے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا نفس لا فانی ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی لا فانی ہیں کیونکہ دونوں کے لیے ایک ہی لفظ استعمال ہوا۔ نیز کافروں اور مشرکوں کی طرح چیخے کہ فرشتے بھی جہنم میں جلیں گے کیونکہ لفظ ایک ہی ہے تو ماسوائے اس کی جہالت پر افسوس کے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ اصول صرف عربی ہی نہیں بلکہ ہر زبان میں پایا جاتا ہے، مثلاً: ہماری زبان میں لفظ حضرت ہے اگر یہ لفظ کسی بزرگ ہستی کے لیے ہو تو معنی جناب اور محترم وغیرہ ہوگا لیکن یہی لفظ اگر کسی غلط قسم کے آدمی پر بولا جائے تو معنی شرارتی ہوتا ہے۔

یہی اصول مرزا جی نے بھی استعمال کیا ہے، مثلاً: وفات عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے قادیانیوں کا سارا زور لفظ توفی پر ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے "متـــوفيك" لفظ آیا جس کا ترجمہ قادیانی لوگ وفات دینا کرتے ہیں، لیکن یہی لفظ جب مرزا صاحب نے اپنے لیے لکھا تو ترجمہ کیا پوری پوری نعمت دینا۔ ❷ بلکہ ایک جگہ تو اس کا مطلب پیدا ہونا بھی لکھ دیا۔ ❸

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو قادیانیوں کو یہ اصول تسلیم کرنا پڑے گا یا پھر مرزا جی کو

---

❶ المدثر: 74/31، ترجمہ میاں محمود، خلیفہ قادیانیت، ص: 981.

❷ براهين احمديه در روحاني خزائن: ۱/ ۶۰۲.

❷ كشتي نوح ص ۴۵، خ ۱۹/ ۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا ماننا پڑے گا جو انہوں نے ترجمہ کرتے وقت بولا، یہ فیصلہ قادیانی خود کریں۔

بہر حال اس اصول کے تحت دونوں انبیاء کے بیانات دیکھیں تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے کیونکہ دلائل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا توفی زندہ آسمان پر جانے سے ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بذریعہ وفات۔

بخاری کی درج بالا حدیث میں لفظ "کَمَا" جس کا ترجمہ قادیانی نے جس طرح کیا ہے، یہی اس فرق پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ لفظ تشبیہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے یعنی اپنے سے پہلے اور بعد والے کی آپس میں کسی خاص بات میں مشابہت بیان کرتا ہے تمام میں نہیں مثلاً میں کہتا ہوں: شکیل گفتگو کرتا ہے جس طرح اس کا والد کرتا تھا۔ کوئی جاہل ہی کہے گا کہ دونوں باپ بیٹا ہر چیز میں ایک جیسے ہیں قرآن مجید سے اس کی مثال یوں سمجھیں: روزوں کے حوالے سے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ ❶

"اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کیا گیا تھا۔"

کیا مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ وغیرہ کے روزے ہر بات میں ایک جیسے ہیں؟ ہرگز نہیں، تو جیسے یہاں محض روزے کی فرضیت بتائی گئی دیگر باتوں کا لحاظ نہیں بالکل اسی طرح زیر بحث حدیث میں بھی محض کہنے کا لحاظ ہے باقی اشیاء کا نہیں۔

مرزا صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ لفظ "کما" جو ہمیشہ مماثلت کے لیے آتا ہے اور مماثلت میں ہمیشہ مغائرت بھی ہوتی ہے۔ ❷

---

❶ البقرہ 183:2. ❷ تحفہ گولڑویہ ص ٦٣، خ ١٧/ ١٩٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ﴾ ❶

"اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔"

یہ آیت غزوہ اُحد کے موقعہ پر حضرت نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تھی جب آپ شدید زخمی ہو گئے تھے اور یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ آپ شہید ہو چکے ہیں۔ اور یہ صدمہ صحابہ کے لیے نا قابل برداشت تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو محمد ﷺ اللہ کے ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے بھی جس قدر رسول آئے سب فوت ہو گئے اس لیے اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

مسلم

www.kitabosunnat.com

۱۔ قادیانیوں کی اس دلیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واضح تذکرہ نہیں، محض عموم سے استدلال ہے جبکہ اصول کے مطابق خاص دلائل کے مد مقابل عمومات پیش کرنا بالکل غلط اور دھوکا دہی ہے۔

اس کی مثال قرآن مجید سے سمجھیں، حضرت آدم وحضرت حواء علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تینوں کے حوالے سے قرآن پاک کی واضح نصوص ہیں کہ یہ بغیر مرد و عورت کے ملنے کے پیدا ہوئے لیکن اگر ان خاص دلائل کے مقابلے میں کوئی قادیانیت زدہ سورت الدھر کی آیت:

❶ آل عمران: 145.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ﴾ ❶

''ہم نے انسان کو مرد و عورت کے ملے جلے نطفے سے پیدا کیا۔''

پیش کر کے شور مچانا شروع کر دے کہ چونکہ یہ تینوں بھی انسان تھے، اس لیے ان کے ماں باپ بھی تھے تو اس پر کف افسوس ملنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

بالکل یہی صورت حال وفات عیسیٰ ثابت کرنے کے لیے مرزائیوں کی ہے۔ کیونکہ حیات مسیح علیہ السلام پر کئی خصوصی دلائل موجود ہیں جن کے مقابلے میں اس طرح کی عام دلیل پیش کرنا ہرگز قرین انصاف نہیں۔

۲۔ یہ تفصیل اس صورت میں ہے کہ اگر بالفرض ہم قادیانی کا پیش کردہ ترجمہ اور مفہوم تسلیم کر لیں، حالانکہ درحقیقت یہ مطلب اور ترجمہ بنتا ہی نہیں۔ بلکہ لفظ ''خَلَتْ'' کا ترجمہ گزرنا اور جدا ہونا بنتا ہے جس کا نتیجہ لازماً فوت ہونا نہیں بلکہ محض جگہ چھوڑنا اور الگ ہونا بھی ہو سکتا ہے حالانکہ وہ زندہ ہو، اس پر لغت عرب، احادیث مبارکہ اور قرآن مجید بطور گواہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں لیکن اس سے قبل الزامی جواب بھی سن لیں۔

مرزا صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں جیسا کہ حوالہ گزر چکا ہے، اس آیت کے تحت تو پھر ان کی وفات بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ سے پہلے کے رسول تھے تو جس طرح مرزا جی اس آیت سے انھیں الگ کریں گے اسی طرح ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الگ کریں گے۔ اسی طرح قرآن مجید نے فرشتوں کو بھی رسول قرار دیا ہے:

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ﴾ ❷

❶ الدھر 2:76. ❷ الحج 75:22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ انسانوں اور فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے۔"

نیز حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی لفظ رسول سے یاد کیا گیا اور وہ بھی آنحضرت ﷺ سے کئی صدیاں قبل جبکہ وہ سیدہ مریم کو سیدنا مسیح علیہ السلام کی خوشخبری دینے آئے تھے، چنانچہ جب سیدہ نے پوچھا تم کون ہو تو کہنے لگے:

﴿إِنَّمَآ أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ﴾ ❶ "میں تیرے رب کا رسول ہوں۔"

کوئی قادیانی تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے کہ فرشتے خصوصاً حضرت جبریل علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں؟

لغت عرب:

عربی لغت کی معروف کتاب المعجم الوسیط میں لکھا ہے:

((خلا المكانُ والاناء وغيرهما، خلوًّا وخلاء، فرغ مما به .))

"یعنی خلا کا مطلب ہے کسی جگہ یا برتن کا اندر موجود چیز سے خالی ہونا۔"

آگے لکھتے ہیں:

((خلا الشئ اى مضى و ذهب .)) ❷

"خلا الشی کا معنی ہے گزر گئی وہ چیز اور چلی گئی۔"

حدیث مبارکہ:

نبی علیہ السلام نے حضرت سعد بن ربیع اور حضرت عبدالرحمان بن عوف کے مابین بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت سعد نے کہا میری دو بیویاں ہیں جس کو چاہو پسند کرلو میں اسے طلاق دے دوں گا:

❶ مریم 19:19. ❷ 1/254 تحت مادہ خلا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَإِذَا خَلَتْ فَتَزَوَّجْهَا))

"جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا......الخ۔"❶

قرآن مجید

لفظ خلت قرآن مجید میں پندرہ مرتبہ حسب ذیل مقامات میں آیا ہے:

40/41,85/46,25/46,17/46,18/48,21/23

13/30,15/6,13/38,13/75,7/144,5/137,3/141,3/134,2/2,2، اسی

لفظ کی ایک شکل "خَلا" ہے۔

یہ دو مرتبہ آیا ہے:

24/76,35/2، ایک صورت "خَلَوْا" ہے یہ سات مرتبہ آیا ہے: 34,

102,24/119,10/214,3/14,2/622,38/33,33۔

آپ کسی بھی مکتب فکر کا ترجمہ اٹھائیں اور ان مقامات کا مطالعہ کریں حقیقت آپ کے سامنے آجائے گی کہ اس کا ترجمہ وفات پانا ہے یا گزرنا اور الگ ہونا ہے۔

یہاں تک کہ اگر آپ قادیانیوں کا ترجمہ پڑھیں گے تو اس میں بھی آپ کو یہی معنی لکھا ملے گا ماسوائے چار مقامات کے، میاں محمود خلیفہ قادیانی نے محض اپنے غلط عقیدے کو تقویت دینے کے لیے وفات پانا معنی کیا ہے اور وہ چار مقامات یہ ہیں:

75/144,5/141,3/134,2/2،

جبکہ قادیانیوں کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر نے تو ان مقامات پر بھی گزرنا ہی ترجمہ کیا ہے۔

اسی طرح ان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین قادیانی نے بھی ترجمہ "ہو چکے" کیا۔

❶ طبرانی کبیر 1/253، رقم 728.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فصل الخطاب، حصہ اول ص ۲۳ حاشیہ) بلکہ ان کے سرغنہ قادیانی متنبّی نے "قد خلت من قبله الرسل" کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: "اور اس سے پہلے بھی رسول آتے رہے۔" ❶

بلکہ سورت الاحقاف (46/21) میں لفظ خلت انبیاء علیہم السلام کے متعلق ہی آیا ہے لیکن، میاں محمود خلیفہ قادیانی نے گزرنا اور ظاہر ہونا بھی ترجمہ کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے: اور (اے نبی) عاد کے بھائی (ہود) کو بھی یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور اس (ہود) سے پہلے بھی کئی نبی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی ظاہر ہوئے۔ ❷

فیصلہ قادیانی خود کرلیں کہ ان باپ، بیٹے، پوتے اور ان کے خلیفہ اول میں سے سچا کون اور جھوٹا کون ہے؟

قادیانی مغالطہ:

یہاں ایک شوشہ چھوڑتے ہیں کہ "قد خلت" کا معنی گزرنا کر بھی لیں تو اس کا مطلب وفات پانا ہی ہے۔

جیسا کہ کسی فوت شدہ کے متعلق پوچھیں تو جواب ملتا ہے وہ گزر چکا ہے۔

اس کے جواب کے لیے ایک مثال ملاحظہ کریں: مثلاً آپ کو کسی شادی میں شرکت کی دعوت ملی اور انھوں نے کہا: ہم فلاں جگہ سے بارات لے کر گزریں گے۔ آپ وہاں سے شامل ہو جائیں اتنی دور آنے کی تکلیف نہ کریں، آپ اس جگہ پہنچے مگر لیٹ ہوگئے آپ نے کسی سے پوچھا تو اس نے بتایا: بھائی بارات تو گزر چکی ہے۔

کیا آپ قادیانی اصول کے مطابق تمام باراتیوں کو مرا ہوا تسلیم کرلیں گے؟ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا ہر جگہ اس کا معنی فوت ہونا نہیں ہوتا بلکہ شخصیت کے لحاظ سے اس کا

---

❶ جنگ مقدس روحانی: 89/6.

❷ تفسیر صغیر 837.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعین ہو گا کہ گزرنے کی کیفیت کیا تھی، چنانچہ اگر وہ شخص وفات پا چکا تو پھر واقعی اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا اور اگر وہ زندہ ہے تو محض گزرنا اور الگ ہونا ہی سمجھا جائے گا۔ یہی صورت حال اس زیر بحث آیت میں ہے، یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسول گزر چکے ہیں چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے دلائل موجود ہیں، اس لیے ان کے حوالے سے محض گزرنا ہی معنی ہو گا۔

قادیانی

﴿وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴾ ❶

"(از شاہ رفیع الدین) اور حکم کیا ہے مجھ کو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں جیتا۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی زندگی میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور آسمان پر ان اعمال کا بجا لانا محال ہے کیونکہ زکوٰۃ دینے کے لیے مال اور زکوٰۃ لینے والوں کا ہونا ضروری ہے جن کا آسمان پر ہونا نامعلوم ہے۔"

مسلم

ا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مذکورہ بات جب کہی تھی ان کی عمر کیا تھی؟ اگر قارئین تھوڑی سی تکلیف اٹھائیں اور سورۂ مریم کا یہ مقام نکالیں اور دو تین آیات پیچھے سے ترجمہ پڑھیں تو حقیقت حال واضح ہو جائے گی کہ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں آئے چند دن یا چند گھنٹے ہی ہوئے تھے کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام پیدائش کے بعد انھیں گود میں اٹھائے اپنی قوم کے پاس آئیں تو انھوں نے الزام لگا دیا، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے معجزانہ طور پر باتیں کی، قوم کا الزام ختم کیا،

❶ مریم 32:19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی نبوت کا اعلان کیا اور ساتھ مذکورہ بات بھی فرمائی۔

لہٰذا قادیانی بتائیں کہ اس عمر میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کیسے کرتے تھے؟ جو ان کا جواب ہوگا وہی یا اس طرح کا ہماری طرف سے بھی سمجھ لیا جائے۔

۲۔ بالفاظ دیگر اس طرح ہے کہ آسمان پر نماز کا مانع کوئی نہیں، اسی لیے قادیانی نے وضاحت کرتے ہوئے صرف زکوٰۃ کی بات کی، تو یاد رکھیں کسی کام کا حکم ہونا الگ امر ہے اور بالفعل اسے بجالانا دوسری چیز ہے۔اسے ایسے سمجھیں کہ قرآن مجید میں جابجا مسلمانوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن جو آدمی غریب مسکین ہے اور اس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں کیا وہ بالفعل زکوٰۃ ادا کرے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ حکم تو ہے لیکن ادائیگی کے لیے مال و دولت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو اس کے پاس نہیں تو اس کا یہ مطلب لینا کہ یہ وفات پاچکا ہے، کہاں کی عقلمندی ہے؟ ورنہ مرزا جی کو بھی ان کی زندگی میں مرا ہوا تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ انھوں نے بھی ساری زندگی زکاۃ نہیں دی حالانکہ خود کو مسلمان کہتے تھے اور قرآن کے احکامات کا تابع دار مانتے تھے۔

بالکل اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام زندگی زکوٰۃ کا حکم ہے لیکن ظاہر ہے بالفعل ادائیگی اس وقت ہوگی جب ان کے پاس مال و دولت ہوگا۔

یہ قادیانی خود تسلیم کررہا ہے کہ آسمان پر نہ مال ہے نہ زکوٰۃ لینے والے لوگ تو بتایا جائے ایسی صورت میں بالفعل ادائیگی بنتی ہے؟ اور اس کی بنیاد پر وفات مسیح ثابت کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ ورنہ لازم آئے گا جو انسان بالفعل زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ فوت شدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾ [1]

"(از شاہ رفیع الدین محدث دہلوی) نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر، تحقیق گزرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اس کی صدیقہ تھی یعنی ولیہ تھی وہ دونوں کھاتے کھانا۔"

بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم دونوں کھانا کھایا کرتے تھے گویا اب نہیں کھاتے اور جس طرح حضرت مریم نے بوجہ وفات کھانا چھوڑ دیا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی بوجہ وفات اب کھانا نہیں کھاتے زندگی کی صورت میں کھانا اور دوسری حوائج ضروریہ لازمی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کے لیے ایسے جسم نہیں بنائے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔" [2]

مسلم:

ا۔ قادیانی منطق ہمیشہ سے نرالی ہے، کسی قادیانی کی والدہ وفات پا چکی ہو، اور یہ ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا کرتا ہو تو اب کہیں گے تم اور تمھاری والدہ اکٹھا کھانا کھایا کرتے تھے کیا اس کا یہ مطلب لینا کہ چونکہ اس کی ماں نے وفات کی وجہ سے کھانا چھوڑ دیا ہے لہٰذا یہ قادیانی بھی مر چکا ہے، یہ انصاف ہوگا؟ یہ تو ایک مثال تھی لیکن مرزا صاحب نے تو واضح اقرار کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ جناب مسیح علیہ السلام کے ساتھ مل کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا اور یہ کوئی خواب

---

[1] المائدۃ 76:5.

[2] الانبیاء 9:27.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ تھی چنانچہ الفاظ ملاحظہ کریں: اس (مسیح علیہ السلام) نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا۔ ❶

درج بالا قادیانی اصول کے مطابق مذکورہ واقعہ کی عبارت یوں بنتی ہے اور نہیں ہے مسیح بن مریم مگر ایک رسول جبکہ مرزا قادیانی ایک جھوٹا شخص ہے وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

کیا قادیانی متنبّی فوراً مر گیا تھا؟ ہرگز نہیں وہ تو اس واقعہ کے کئی سال بعد 26 مئی 1908ء میں مرا۔

۲۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ الوہیت مسیح اور الوہیت مریم کی تردید فرما رہا ہے کہ اگر یہ دونوں ماں بیٹا اللہ ہوتے تو کھانا کیوں کھاتے۔ یہ تو محض انسان تھے لیکن انسانوں میں سے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔

یہاں دونوں ماں بیٹے کی وفات کا تذکرہ نہ صراحتاً ہے اور نہ ہی اشارتاً، یہاں دو ہی باتیں ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں وفات مسیح بتانا چاہتا ہے یا نہیں۔ اگر بتانا چاہتا ہے تو ایسے الفاظ کیوں استعمال کیے جو عام محاورے میں بھی وفات پر دلالت نہیں کرتے؟ اور خواہ مخواہ لوگوں کو شک میں ڈالا؟

یہ فیصلہ آپ خود کریں کہ اللہ تعالیٰ کا منشا کیا بتانا ہے؟

۳۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ زندگی کی صورت میں کھانا اور دوسری حوائج ضروریہ لازمی ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت سے لاعلمی پر مبنی بات ہے کیونکہ جو ذات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر لے جاسکتی ہے کیا وہ ان کے کھانے پینے کا بندوبست

❶ مکتوبات احمد 1/265، ریویو آف ریلجنز اردو ستمبر 1902 ص 348.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرسکتی؟

بالفرض ہم تسلیم کر بھی لیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کچھ کھائے پیے بغیر آسمانوں پر ہیں تو اس سے ان کی وفات پھر بھی لازم نہیں آتی کیونکہ جو ذات اصحاب کہف کو تین سونو (309) سال کچھ کھلائے پلائے بغیر زندہ رکھ سکتی ہے (دیکھیں سورت الکہف) اس کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ رکھنا مشکل ہے؟

۴۔ الزامی طور پر یہی اعتراض قادیانیوں پر آتا ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بقول حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں تو جیسے ان کے کھانے کا بندوبست ہوتا ہے یا بغیر کھائے پیے ہی زندہ ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح زندہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویہ اور وفاتِ مسیح علیہ السلام

قادیانی

((إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَلَا أُرَانِي إِلا ذَاهِباً عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ)) ❶

''عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں غالباً ساٹھ سال کی عمر کے سر پر پہنچ چکا ہوں۔''

مسلم

اوّل:...... یہ روایت ضعیف اور مردود ہے۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

((رواه الطبراني بإسنادٍ ضعيفٍ.)) ❷

''اس روایت کو طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔''

شیخ البانی رحمہ اللہ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((هذا إسنادٌ فيه ضُعفٌ محمد بن عبدالله هذا. (يعنى ابن

---

❶ المعجم الكبير الطبراني: 22/418، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ، کنزالعمال: 11/32262، روایہ فاطمہ الزاہراہ۲۔

❷ مجمع الزوائد: 8/592، رقم: 14245.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عـمـرو بـن عثمان) قال الذهبی وثقه النسائی وقال مرة ليس بالقوی وقال البخاری لا يكاد يتابع فی حديثه ولذلك .

قال الحافظ ابن كثير فی البداية (95 /2) حديث غريب ،

قـال الـحـافـظ ابـن عساكر والصحيح أن عيسى لم يبلغ هذا الـعمر و كذلك أشار الى تضعيف الحديث الحافظ ابن حجر فی الفتح (384 /6).

''اس سند میں کمزوری اور ضعف ہے کیونکہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان (جو اس روایت کا ایک راوی ہے) کے متعلق حافظ ذہبی نے کہا کہ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دوسری مرتبہ فرمایا یہ قوی نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا: یہ اس قابل ہی نہیں کہ اس کی بیان کردہ روایت میں اس کی متابعت کی جا سکے۔

اسی لیے حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (2/95) میں اس روایت کو عجیب وغریب قرار دیا ہے۔

حافظ ابن عساکر نے فرمایا: صحیح بات یہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس عمر تک نہیں پہنچے۔

حافظ ابن حجر نے بھی فتح الباری (6/384) میں اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔''[1]

جب یہ روایت ہی نا قابل اعتبار ہے تو اس کی بنیاد پر کوئی فرعی مسئلہ ثابت نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ ایک عقیدہ گھڑ لیا جائے۔ لہٰذا قرآن وحدیث کے وہ دلائل جن میں

---

[1] السلسلة الضعيفة: 9/425، تحت رقم: 4434.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات مسیح علیہ السلام کا واضح ثبوت ہے کے مقابلے میں اس ضعیف روایت کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

ثانی:......قادیانی حضرات اگر اس روایت پر ضد کریں تو یاد رکھیں اس کے مدمقابل بھی ایک روایت ہے اور وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((أَنَّ عِيسٰى مَكَثَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً)) ❶

''عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے۔''

ہماری تحقیق کے مطابق گو یہ بھی ضعیف ہے کیونکہ یحییٰ بن جعدہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مابین انقطاع ہے۔ ❷

لیکن بطور الزامی جواب کافی ہے کہ اگر تم ایک سو بیس سال والی پیش کرتے ہو تو پھر یہ بھی ہے اسے بھی تسلیم کرو چنانچہ جو جواب قادیانی حضرات اس روایت کا دیں گے وہی یا اس طرح کا ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔

ثالث:......اگر پھر بھی یہ حضرات اڑے رہیں تو ان کے متنبّی کی عبارات پیش خدمت ہیں اور فیصلہ کریں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''اور احادیث میں معتبر رِوایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں:

---

❶ مسند ابی یعلی: 12/110 رقم: 6742.

❷ السلسلة الضعيفه: 9/426، تحت رقم: 4434.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ایک یہ کہ انھوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس 125 برس زندہ رہے۔

② دوم یہ کہ انھوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی۔ ❶

دوسری کتاب تحفہ غزنویہ میں رقمطراز ہیں: ''میں نے حدیث سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے اور ان کی عمر ایک سو پچیس سال کی تھی۔'' ❷

مرزا جی کی گپوں پر غور کریں کہ معتبر (روایت نہیں بلکہ) روایتوں میں حضرت مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس آئی ہے۔ وہ معتبر روایتیں آج تک پردہ خفا میں کیوں ہیں؟ اور اگر وہ معتبر ہیں تو پھر یہ ایک سو بیس برس والی کا کیا کرنا ہے؟

دوسری گپ اور وہ پہلی سے بڑی کہ اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس سال زندہ رہے۔

اگر تمام اسلامی فرقے اس کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر قادیانیوں اور مسلمانوں کا اختلاف کیوں؟ جو کہ پہلے دن سے چلا آ رہا ہے اور پھر مرزا صاحب بذات خود مرتد ہونے سے قبل حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ کیوں رکھتے تھے؟

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو مرزا جی وفات مسیح کے دعویٰ سے قبل مسلمان نہیں تھے یا پھر اب جھوٹ بول رہے ہیں۔

قادیانی حضرات دل تھام کر اپنے متنبّی کی عبارت ملاحظہ کریں لکھا ہے:

''اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔'' ❸

---

❶ مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن: 55/15.

❷ روحانی خزائن: 542/15.

❸ تذکرہ الشہادتین، روحانی خزائن: 29/20.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام قادیانی متفق ہیں کہ واقعہ صلیب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تینتیس (33) برس کی عمر میں ہوا تو جمع کرنے سے کل عمر ایک سو ترپن (153) سال بنتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب خود بھی عمر مسیح والی روایات پر مطمئن نہیں، اسی لیے تو وہ پینترے بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

رابع:......ایک اور انداز سے ملاحظہ فرمائیں، اگر قادیانی کہیں کہ اس عبارت کا مطلب ہے کہ کل عمر مسیح علیہ السلام کی ایک سو بیس سال ہے، یعنی واقعہ صلیب کے بعد ستاسی (87) سال زندہ رہے تو آپ انھیں بتائیں کہ مرزا جی کے بقول حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے فوراً بعد مسیحی لوگوں میں بگاڑ آ گیا تھا۔ [1]

یہ بگاڑ حضرت مسیح کے دشمن پولوس نے مسیحیت کا لبادہ اوڑھ کر ڈالا۔ [2]

66ء کے آخر میں یا 67ء کے شروع میں رومہ سے اوستیہ کی بندرگاہ کی طرف جانے والے راستے پر پولوس کا سر قلم کر دیا گیا تھا۔ [3]

سن عیسوی کی ابتدا پیدائش مسیح علیہ السلام سے شروع کی جاتی ہے یا چار سال قبل سے۔ تو اس اعتبار سے حساب کر لیں زیادہ سے زیادہ واقعہ صلیب کے بعد جناب مسیح علیہ السلام تینتیس (33) سال زندہ رہتے ہیں۔ قادیانی متنبّی کی کونسی بات سچ اور کونسی جھوٹ ہے یہ فیصلہ خود مرزائی پارٹی کر لے۔

ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا
اب جس کے جی میں آئے خود روشنی پائے

---

[1] انجام آتھم روحانی خزائن: 321/11.

[2] چشمہ مسیحی 59، روحانی خزائن: 20/376-377.

[3] قاموس الکتاب: 208 مولفہ پادری ایف ایس خیر اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی

﴿لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ﴾ [1]

"اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انھیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔"

مسلم

اوّل:...... قادیانیوں کو جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بات ملتی ہے فوراً اسے اپنے حق میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اس کی زد بلا واسطہ ان کے مدعی نبوت مرزا قادیانی پر پڑتی ہے۔

مثلاً اسے ہی دیکھ لیں بڑے زور و شور کے ساتھ اس مزعومہ روایت کو وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق پیش کرتے ہیں جیسا کہ اس قادیانی نے کی، لیکن غور نہیں کیا کہ اس میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی تذکرہ ہے پھر اسے بھی تسلیم کرنا پڑے گا اور اس صورت میں مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا کیوں کہ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں بلکہ حیات و زندگی مانی ہے جیسا کہ حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

ثانی:......قادیانی اور تحقیق یہ ناممکن ہے کیونکہ ایسی صورت میں انھیں قادیانیت کو خیر باد کہنا پڑے گا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں تمام کے تمام قادیانی یا تو مفادات کے لالچ میں زندگی گزار رہے ہیں یا پھر لکیر کے فقیر ہیں، ہم نے کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے۔ ان کے بڑے بڑے مناظر اور گھاک افراد کے سامنے مرزا صاحب کی ہی چند عبارات رکھتے ہیں تو جواب ہوتا ہے ہمیں اس کا علم نہ تھا، لہٰذا ہم تحقیق کر کے آپ سے دوبارہ گفتگو کریں گے لیکن وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوا۔

بالکل اسی طرح انھوں نے اس زیر بحث دلیل کے متعلق بھی کیا ہے۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر زیر آیت آل عمران: 81.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی قادیانی تھوڑی سی تکلیف کرے تو ہمیں یہ روایت کسی حدیث کی کتاب سے باسند نکال کر دکھائے اور انعام لے، آج تک کوئی قادیانی ایسا نہیں کر سکا۔ شائد اب کوئی ہمت کرے کیونکہ اب جدید دور ہے اور انٹرنیٹ وغیرہ پر ہر طرح کا مواد میسر ہے لیکن آپ دیکھیں گے ان کی آنکھیں خائب وخاسر ہو کر ہی لوٹیں گی۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس روایت کی نا تو کوئی سند پیش کی ہے اور نا ہی کسی کتاب کا حوالہ دیا۔ یاد رکھیں ابن کثیر حدیث کی نہیں بلکہ تفسیر کی کتاب ہے اور تفسیر کی کتابوں میں عموماً رطب و یابس اکٹھا کر دیا جاتا ہے، البتہ جو تحقیق کی کسوٹی پر پورا اترے فقط اسے ہی معتبر گردانا جاتا ہے۔

اسی لیے محقق العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اس روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ منکر ہے۔'' [1]

آپ انصاف کریں اس طرح کی بے سند اور بے سروپا روایت کی بنیاد پر قرآن و حدیث کی واضح نصوص کو چھوڑا جا سکتا ہے؟

قادیانی

www.kitabosunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا (بخاری، کتاب بداء الخلق، باب قول اللہ تعالیٰ فی ذکر رحمة ربك) جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہاں ان دونوں کی روحیں تھیں نہ کہ جسم۔

مسلم

اول:...... اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے سے ان کی وفات

---

[1] ارواء الغلیل رقم: 1589.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتی ہے تو جو شخصیت ان کو دیکھ رہی ہے اور ان سے ملاقات کر رہی ہے کیا وہ بھی اس وقت وفات پا چکے تھے؟

ثانی :......اسی طرح نبی علیہ السلام نے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا آیا ان کی بھی روح ہی تھی اگر جواب ہاں میں ہے تو مرزا صاحب قادیانی کا عقیدہ حیاتِ موسیٰ کا غلط ٹھہرتا ہے اور اگر نفی میں ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیوں؟

ثالث :......اگر وفات یافتہ کے ساتھ زندہ انسان کا ملاقات کرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا اس کی بھی موت پر دلالت کرتا ہے تو پھر مرزا جی اپنی زندگی میں ہی مر چکے تھے چنانچہ کہتے ہیں: ایک دفعہ میں نے بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسین وعلی و فاطمہ کے دیکھا۔ یہ خواب نہ تھی، بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ ❶

قادیانیوں کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، چنانچہ ملاحظہ کریں مرزا جی کہتے ہیں: اس (مسیح علیہ السلام) نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا۔ ❷

مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوھام میں رقمطراز ہیں: ''اور (انبیاء) بیداری میں پاک دل لوگوں سے کبھی کبھی زمین پر آ کر ملاقات بھی کر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اولیاء سے عین بیداری کی حالت میں ملاقات کرنا کتابوں میں بھرا پڑا ہے اور مؤلف رسالہ ہذا بھی کئی دفعہ اس شرف سے مشرف ہو چکا ہے۔'' ❸

---

❶ فتاویٰ احمدیہ: 1/178، اخبار الحکم 10 دسمبر 1902ء، بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک ص 625.

❷ مکتوبات احمد 265/1، ریویو آف ریلجنز اردو ستمبر 1902 ص 348.

❸ ازالہ اوھام، حاشیہ: 251، روحانی خزائن: 226/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا زیر بحث دلیل میں استدلال کی انتہائی کمزوری پائی جاتی ہے، ورنہ مرزا صاحب اور دیگر اولیاء جن کی کتابیں بھری پڑی ہیں تمام کے تمام اپنی اپنی زندگی میں وفات پا چکے ہوتے۔

بلکہ مرزا جی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ آسمانوں پر انبیاء کی محض روحیں ہی نہیں بلکہ اجسام بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: اور اعتقاد صحیح جس پر اتفاق سلف صالح کا ہے کہ اور نیز معراج کی حدیث بھی اس کی شاہد ناطق ہے۔ یہی ہے کہ انبیاء بحیات جسمی مشابہ بحیات جسمی دنیاوی زندہ ہیں اور شہداء کی نسبت ان کی زندگی اکمل واقوی ہے۔ ❶

معلوم ہوا آسمانوں پر انبیاء کے اجسام بھی ہوتے ہیں جو دنیاوی جسموں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ اب اس کے بالمقابل زیر بحث دلیل کا استدلال رکھیں تو کیا اس کی کوئی حیثیت باقی رہتی ہے؟

قادیانی

احادیث میں حضرت عیسیٰ اور امت میں آنے والے مسیح کا حلیہ الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ:

((رَأَيْتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ .))

"(شب معراج) میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔" ❷

---

❶ ازالہ اوہام، حاشیہ: 249 روحانی خزائن: 226/3

❷ بخاری کتاب الانبیاء باب قوله یا اهل الکتاب لا تغلو فی دینکم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت میں آنے والے مسیح کا حلیہ

((فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ .)) [1]

''ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے جواب ملا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔''

مسلم

بات وہی ہے جو پہلے کہی گئی کہ قادیانیت اور تحقیق کا آپس میں دور کا بھی واسطہ نہیں۔ میرے علم کے مطابق جب بھی یہ دلیل پیش کریں گے تو فقط یہی دو روایات سامنے لاتے ہیں جبکہ صحیح بخاری میں ایک اور روایت بھی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ بیان ہوا ہے اسے چھپا جاتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے ان دونوں زیر بحث احادیث کا مفہوم متعین ہو جاتا ہے چنانچہ پہلے وہ ملاحظہ کریں پھر ان الفاظ پر بات کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طِوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ

[1] بخاری کتاب الانبیاء باب قوله یا اهل الکتاب لا تغلو فی دینکم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِجَالِ شَنُوءَةَ وَ رَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ .)) ❶

''معراج کی رات میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ لمبے قد کے گٹھیلے (مضبوط) جسم کے انسان تھے گویا وہ شنوءہ قبیلے کے ہیں اور میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا درمیانے قد کے سرخی وسفیدی مائل سیدھے بالوں والے تھے۔''

تفصیل

پہلی روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ احمر (سرخ) بتایا گیا ہے، دوسری میں آدم (گندمی) جبکہ اس تیسری میں سرخی اور سفیدی کی طرف مائل رنگ آیا ہے۔

قادیانی حضرات خوامخواہ تعارض کا شکار ہیں درحقیقت یہ لوگ اصولی قواعد وضوابط سے ناآشنا ہوتے ہیں جس کی بنا پر اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ کسی بھی بات میں تعارض ثابت کرنے کے لیے ایک جگہ جس چیز کا اثبات ہو رہا ہو دوسری جگہ اسی چیز کی نفی ہو تو پھر تضاد ہوتا ہے اور اس جگہ نفی تینوں میں سے کسی روایت میں نہیں لہٰذا اس طرح کی باتوں میں موافقت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ ہمارے شیخ اور استاذ محدث العصر حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تینوں روایات کو ملانے سے حاصل یہی ہے کہ (مسیح علیہ السلام) سرخی وسفیدی مائل گندمی رنگ کے حامل تھے یا گندمی سرخی وسفیدی مائل رنگ کے تھے۔

ایک تطبیق شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بھی پیش کی ہے لکھتے ہیں:

((والاحمر عند العرب الشديد البياض مع الحمرة والادم الاسمر ويمكن الجمع بين الوصفين بانه احمر لونه بسبب

❶ بخاری بدء الخلق باب ذکر الملائكة رقم: 3000.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کالتعب وهو في الاصل اسمر .)) ❶

''عرب کے ہاں ''احمر'' سخت سفید رنگ کو کہتے ہیں جس میں سرخی پائی جائے جبکہ ادم گندمی رنگ ہے۔ ان دونوں اوصاف میں جمع ممکن ہے اس طرح کہ اصل میں حضرت مسیح کا رنگ گندمی ہے لیکن کسی سبب سے مثلاً تھکاوٹ کی وجہ سے ان کے رنگ میں سرخی آ گئی ہے۔''

رنگوں کا یہ فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ ایک ہی آدمی کو کچھ مدت بعد ملیں تو بسا اوقات اس کے رنگ میں تغیر واقع ہو چکا ہوتا ہے تو کوئی یہ نتیجہ اخذ نہیں کرتا کہ پہلا کوئی اور شخص تھا جبکہ یہ کوئی دوسرا ہے۔

الزامی جواب:

اگر قادیانی حضرات اسے تسلیم نہیں کریں گے تو ہم الزامی طور پر بتاتے ہیں کہ ان کے متنبّی نے بھی جناب مسیح علیہ السلام کے دو رنگ بیان کیے ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے صفحہ (83) پر لکھا ہے: اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لیے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔ ❷

تحفہ گولڑویہ میں ہے: صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔ ❸

غور کریں مرزا قادیانی نے ایک ہی شخصیت کے دو رنگ (سفید اور سرخ) تسلیم کیے ہیں۔ لہٰذا جو جواب قادیانی حضرات مرزا جی کو بچانے کے لیے دیں گے وہی یا اسی

---

❶ فتح الباری: 486/6، تحت الانبیاء باب و اذکر فی الکتاب مریم.

❷ روحانی خزائن: 83/15.

❸ روحانی خزائن: 119/17.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ملتا جلتا ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے بال

باقی رہ جاتا ہے بالوں کا مسئلہ چنانچہ پہلی روایت میں لفظ جَعْد آیا ہے جس کا ترجمہ قادیانی نے گھنگھریالے بال کیا ہے۔ دوسری میں ''رَجِل الشعر'' ہے جس کا معنی اس نے صاف سیدھے بال کیا ہے۔

تیسری روایت میں ''سَبْط الرأس'' کا لفظ جس کا معنی سیدھے بال ہوتا ہے۔ قادیانی حضرات یہاں ترجمہ غلط کرتے ہیں جس کی وجہ سے دھوکا کھاتے ہیں یا جان بوجھ کر دھوکے میں آتے ہیں۔ گو ''جَعْد'' کا ترجمہ گھنگھریالے بال بھی ہے لیکن اس جگہ یہ حضرت مسیح کے جسم کی کیفیت بتا رہا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

((ووصفه لجعودة فی جسمه لا شعره والمراد بذلك اجتماعه و اکتنازه .)) ❶

''حضرت مسیح علیہ السلام کے لیے جعد کا لفظ آیا ہے یہ جسم کی صفت ہے نا کہ بالوں کی اور جسم کی جعودت سے مراد اس کا گھٹا ہوا اور مجتمع ہونا ہے (جسے ہم اپنی زبان میں گٹھیلا (مضبوط) جسم کہتے ہیں)۔''

آپ انصاف کریں اس صورت میں قادیانی استدلال کی کوئی وقعت باقی رہتی ہے؟ ہم قادیانی ترجمہ تسلیم کر بھی لیں پھر بھی ان میں موافقت ممکن ہے۔ ملاحظہ فرمائیں، دوسرا لفظ آیا ہے ''رَجِل الشعر'' صاحب قاموس لکھتے ہیں:

((وشعر رجل کجبل و کتف بین السبوطة والجعودة .)) ❷

---

❶ فتح الباری: 6/ 486.

❷ القاموس المحیط: 1/ 1297.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ رَجِلِ کو جَبَل اور کَتِف دونوں کی طرح پڑھا جاتا ہے اور شعر رَجَل ایسے بالوں کو کہتے ہیں جو بالکل سیدھے اور گھنگھریالوں کے درمیان ہوں۔

تیسرا لفظ آیا ہے۔ ''سبط الرأس'' سیدھے بال۔

تو ان تینوں کے ملانے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بالوں میں کچھ جعودت (گھنگھریالا پن) اور کچھ سبوطت (سیدھا پن) ہے۔ ❶

اور ایسے بالوں والا شخص جب نہائے گا یا سر کو بھگوئے گا تو اس کے بال سیدھے نظر آئیں گے خشک ہونے کے بعد ان میں گھنگریالہ پن آئے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُمت محمدیہ میں آنے والی جس حدیث میں سیدھے بالوں کا تذکرہ ہے تو ساتھ ان کے سر سے پانی ٹپکنے کا بھی ذکر ہے۔ (قادیانی کی پیش کردہ حدیث دیکھ لیں۔)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے صدیوں قبل ان روایات میں پائے جانے والے مسیح کو ایک شخصیت قرار دینے کے لیے موافقت پیدا کی یا جو ہمارے الشیخ و استاذ رحمہ اللہ نے تطبیق بتائی یہ درست ہے کہ نہیں؟ اسے جانچنے کے لیے ہم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کے بعد ایمان والے کے لیے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (معراج کی رات) مجھ پر انبیاء پیش کیے گئے......

((ورأيت عيسى ابن مريم عليه السلام فاذا اقرب مَنْ رأيت شبها عروة بن مسعود.)) ❷

---

❶ از محدث حافظ عبدالمنان العصر صاحب نور پوری رحمہ اللہ۔

❷ صحیح مسلم، الایمان، باب الإسراء، رقم: 242.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں نے عیسیٰ ابن مریم کو بھی دیکھا اور زیادہ مشابہت (ان کی) جس شخص میں دیکھی وہ عروہ بن مسعود ہے۔"

امت محمدیہ میں آنے والے مسیح علیہ السلام کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دجال آئے گا......

((فیبعث اللہ عیسی ابن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه...... .))❶

"پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہے وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کردیں گے......"

کس طرح واضح الفاظ میں بتا دیا گیا کہ آسمانوں والا مسیح اور امت محمدیہ میں آنے والا ایک ہی شخصیت ہے۔ اب جو نہ مانے اسے پھر اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے۔ اگر قادیانی پھر بھی بضد رہیں تو الزامی جواب کچھ یوں ہے۔ کہ انھی روایات میں اگر حضرت مسیح علیہ السلام کے دو حلیے ہیں تو حضرت موسیٰ کے بھی دو حلیے ہیں ان کے لیے بھی ایک روایت میں جعد گھنگھریالے بال (بخاری رقم: 3000) اور دوسری میں سیدھے بال (قادیانی کی پیش کردہ پہلی روایت جو اس نے نامکمل بیان کی) کا تذکرہ ہے تو کیا موسیٰ بھی دو ہیں:

((فما جوابکم فهو جوابنا .))

ظاہر ہے حافظ ابن حجر نے جو موافقت کی صورت نکالی وہی بیان کی جائے گی کہ یہاں جعودت سے مراد جسم کا گٹھیلا ہونا ہے تو اسی طرح جناب مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی تطبیق دینے سے مسئلہ حل ہوجائے گا۔

❶ صحیح مسلم، الفتن، باب فی خروج الرجال، رقم: 5233.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع صحابہ اور وفات مسیح علیہ السلام

قادیانی

جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ کے لیے یہ صدمہ نا قابل برداشت تھا اور فرط محبت کی وجہ سے صحابہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ فوت نہیں ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا اور آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ فوت ہو چکے ہیں اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا اور اس کے بعد مندرجہ بالا آیت تلاوت فرمائی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا چکے ہیں اسی طرح اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ [1]

www.kitabosunnat.com

اس پر تمام صحابہ خاموش ہو گئے اور انھوں نے تسلیم کر لیا کہ باقی سب انبیاء کی طرح آنحضرت ﷺ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو صحابہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس استدلال کے خلاف ضرور آواز اٹھاتے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اس طرح حضرت نبی اکرم ﷺ بھی فوت نہیں

[1] بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس استدلال پر کہ جس طرح پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اسی طرح آپ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ تمام صحابہ کا خاموش ہو جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تمام صحابہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔

مسلم

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قادیانیوں کو پہلی سزا یہ ملتی ہے کہ ان کی عقل ماری جاتی ہے۔ واضح اور صاف الفاظ میں کہی بات اور لکھی عبارت ان کی سمجھ سے کوسوں دور ہو گی۔ یہی حال اس جگہ بھی ہے کیونکہ یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے امکان پر دلالت کرتی ہے نا کہ وقوع پر، اگر وقوع تسلیم کر لیں جیسا کہ قادیانی کی عبارت سے واضح ہوتا ہے تو پھر نبی علیہ السلام کو غزوہ احد میں ہی اس آیت کے نزول سے قبل فوت ہو جانا چاہیے تھا۔ جبکہ ایسا نہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صحابہ کے سامنے استدلال بھی امکان وفات کا تھا اور وہ لفظ ''اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ'' (کیا پس اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں) سے تھا۔ نا کہ ''قد خلت من قبلہ الرسل'' سے، اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر صرف یہی آیت نہیں بلکہ ایک اور آیت بھی تلاوت کی تھی جس کا تذکرہ کسی قادیانی کے لٹریچر سے نہیں ملا۔ اور وہ تھی:

﴿اِنّك ميّتٌ وانهم ميتون﴾

''بے شک آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ مشرک بھی مرنے والے ہیں۔''[1]

غور کریں یہ آیت بھی امکان وفات پر دلالت کرتی ہے اور اس میں لفظ میت ہے لہٰذا معلوم ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا استدلال لفظ مَات، قُتِلَ اور مَیّت سے تھا جس کا

---

[1] بخاری رقم: 3668.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقوع آج ہوا یہی انھوں نے صحابہ کو سمجھایا اور اس پر صحابہ کا اجماع ہوا۔

اگر ''قد خلت من قبلہ الرسل'' کا ترجمہ وفات پانا ثابت ہو جائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے خصوصی دلائل نہ ہوں نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا استدلال آیت کے اس جملہ سے ہو تو پھر واقعی قادیانیوں کی بات درست ہے لیکن ایسا ہے نہیں۔

۲۔ اس اجماع کی بنیاد پر جو اعتراض یہ لوگ مسلمانوں پر کرتے ہیں وہی ان پر وارد ہوتا ہے کیونکہ مرزا جی موسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں، لہٰذا انھی کے الفاظ میں وہ اعتراض سنیں: یہ آیت سن کر تمام صحابہ خاموش ہو گئے اور انھوں نے تسلیم کر لیا کہ باقی سب انبیاء کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو چکے ہیں پس اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو صحابہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس استدلال کے خلاف ضرور آواز اٹھاتے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت نہیں ہوئے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس استدلال پر کہ جس طرح پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اسی طرح آپ بھی فوت ہو گئے ہیں، تمام صحابہ کا خاموش ہو جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تمام صحابہ کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو مرزا صاحب کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا گپ سمجھیں یا پھر اس دلیل کو وفات عیسیٰ کے لیے پیش کرنا چھوڑیں۔ یہ فیصلہ قادیانی حضرات خود کر لیں۔

۳۔ خیر یہ تو الزامی جواب تھا بہر حال کیا کوئی مسلمان یہ ماننے کے لیے تیار ہے کہ صحابہ کرام کسی ایسی بات پر اتفاق اور اجماع کر لیں گے جو سراسر قرآن و حدیث کے متصادم ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات عیسیٰ کا مسئلہ صریح طور پر قرآن وحدیث کے خلاف ہے اس پر صحابہ کا اجماع کیسے ہوسکتا ہے؟ اجماع تو دور کی بات قادیانی لوگ ایک بھی صحابی ایسا نہیں بتا سکے جن کا وفات مسیح کا قائل ہونا ثابت ہو۔ بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر صحابہ حیات مسیح اور نزول مسیح کے قائل ہیں مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، صحیح بخاری میں ہے کہ نزول مسیح والی حدیث بیان کر کے انھوں نے کہا اگر چاہو تو اس حدیث کی تائید قرآن کی اس آیت سے کر لو۔

((وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته .)) ❶

"اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب مگر وہ ان کی موت سے پہلے ایمان لے آئے گا۔"

ہر کوئی جانتا ہے بلکہ قادیانی بھی جانتے ہیں کہ تمام اہل کتاب آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے جس سے پتہ چلا کہ ابھی وہ زندہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسی استدلال اور اسی نظریہ کی وجہ سے مرزا جی نے انھیں طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا اور توہین کی، چنانچہ رقمطراز ہیں۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی، عیسائیوں کے اقوال سن کر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔ ❷

صحابہ کے حوالے سے اس نام نہاد سلطان القلم کا لب ولہجہ ملاحظہ کریں اور اس کی کم عقلی کی داد دیں کیونکہ یہ صحابی مدینہ میں رہتے تھے اور وہاں عیسائی نہیں بلکہ یہودی آباد تھے۔

---

❶ بخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسی، رقم: 3448.

❷ اعجاز احمدی روحانی: 127/19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالفرض اگر تسلیم کر لیں کہ عیسائی بھی آباد تھے تو مرزا جی کی زد کہاں تک جارہی ہے کہ نبی علیہ السلام کی زندگی میں ہی وہ صحابی جو ہر وقت خدمت رسول میں رہنے والا ہے ایک شرکیہ عقیدے سے متاثر ہو گیا، نہ انھیں قرآن کی تیس آیات نظر آئیں جو آج قادیانی وفات عیسیٰ پر پیش کرتے ہیں اور نہ ہی نبی علیہ السلام کی محبت کا ان پر اثر ہوا۔

حالانکہ اسے کون سمجھائے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حیات مسیح پر استدلال قرآن کی آیت سے ہے نا کہ عیسائی نظریہ سے جیسا کہ حوالہ گزر چکا۔

نیز یہ حدیث اور قرآنی استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ سے کئی سال بعد بیان کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس مجلس میں معروف تابعی اور ان کے شاگرد جناب سعید بن میسّب رحمہ اللہ موجود تھے جو یہ حدیث اور ان کا استدلال بیان کر رہے ہیں اور ان کی پیدائش خلافت عمر کے تیسرے سال میں ہوئی تھی۔ ❶

معلوم ہوا اگر نبی علیہ السلام کی وفات کے موقع پر تمام صحابہ کا وفات عیسیٰ پر اجماع ہو چکا ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قطعاً حیات عیسیٰ علیہ السلام کا نظریہ قرآنی آیات سے نہ بتاتے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جیسے صحابی بھی حیات مسیح کے قائل ہیں چنانچہ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح فرماتے ہیں کہ تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ان کی وفات سے قبل ایمان لے آئیں گے۔ ❷

سورت زخرف کی آیت: ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ 43/61 کی تفسیر بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نزول عیسیٰ سے کی ہے۔ ❸

---

❶ تذکرۃ الحفاظ: 1/ 44، رقم: 38.

❷ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری: 5/ 419 طبع دار الفکر سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ مستدرک حاکم میں ہے کہ انھوں نے یہی تفسیر نبی علیہ السلام سے بھی بیان کی ہے۔ ❶

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے قائل ہیں جن کو مذکورہ آیت میں قیامت کی علامت بتایا گیا ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے عیسیٰ ابن مریم ہیں نہ کہ کوئی مثیل مسیح۔

میں نے جو کہا کہ قادیانی حضرات آج تک ایک بھی صحابی نہیں بتا سکے جن کا وفات مسیح کا قائل ہونا ثابت ہو یہ کوئی دیوانے کی بڑ نہیں بلکہ حقیقت حال اسی طرح ہے، چنانچہ لوگوں میں وقار بنانے کے لیے تین صحابہ کا نام لیتے ہیں۔ (اول) حضرت ابن عباس (دوم) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ (سوم) حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ۔

❁❁❁❁

---

❶ تفسیر طبری: 11/54، جز 25.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح علیہ السلام اور اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

قادیانی:

① حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عمزاد و صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں آپ کو غیر معمولی فہم قرآن دیا گیا تھا۔ آپ نے آیت...... ﴿يَاعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ﴾ میں مُتَوَفِّيْكَ کے معنی مُمِيْتُكَ کے کیے ہیں۔ ❶

مسلم:

یہ بات حقیقت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غیر معمولی فہم قرآن دیا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مرزا جی اور ان کے مرید اسے تسلیم کرتے ہیں؟

اس کا جواب آپ کو نفی میں ملے گا کیونکہ آیت کریمہ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ ❷ کی تفسیر یہی صحابی حیات مسیح علیہ السلام سے کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۂ زخرف کی آیت: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ ❸ کی تفسیر نزول عیسیٰ سے کرتے ہیں (حوالہ جات گزر چکے)۔ انھی کے متعلق مرزا صاحب نے تفسیری کتب میں پڑھا کہ آیت ﴿يَاعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ میں تقدیم و تاخیر کے

---

❶ بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ. ❷ النساء: 4/159. ❸ 43/61.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائل ہیں۔ ❶

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بقول رفع عیسیٰ پہلے ہوا گو، اس کا تذکرہ بعد میں ہے اور ان کی وفات نزول کے بعد ہوگی، گو یہ لفظ پہلے آیا ہے تو اسی غیر معمولی فہم قرآن رکھنے والے صحابی اور ان کے ہم نظریہ لوگوں کو مرزا صاحب نے کھری کھری سناتے ہوئے، متعصب، پلید، یہودی اور لعنتی ہونے کا فتویٰ صادر کیا۔ ❷

یہی صحابی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ کسی دوسرے آدمی پر ڈال دی گئی تھی۔ جسے سولی پر چڑھا دیا گیا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ ❸

ہے کوئی قادیانی جو ان کے غیر معمولی فہم قرآن کی بنیاد پر مرزا جی کو خیر باد کہتے ہوئے توبہ کرے۔ اور دین محمدی کو قبول کرے؟ اس تفصیل کے بعد بھی اگر کوئی انھیں وفات مسیح کا قائل سمجھے تو اس کی تحقیق کے کیا ہی کہنے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اگرچہ امام بخاری نے یہ ترجمہ نقل کیا ہے لیکن ایک تو بغیر سند کے ہے دوسرا اس کے وہ معنی ہی نہیں جو قادیانی حضرات دھوکا دینے کے لیے کرتے ہیں۔

تفصیل

صحیح بخاری کی تمام احادیث کے صحیح ہونے پر امت محمدیہ کا اتفاق ہے لیکن وہ جو باقاعدہ سند کے ساتھ مروی ہوں اور جو روایات یا اقوال بغیر سند کے امام بخاری نے نقل کیے ان کے صحیح اور ضعیف ہونے کے حوالے سے تحقیق کی جائے گی۔ چنانچہ جب ہم

---

❶ الدرالمنثور: 347/2، وغیرہ۔

❷ ضمیمہ براھین أحمد حصہ پنجم روحانی: 347/21.

❸ تفسیر ابن کثیر: 3/9-10 سند صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیر بحث قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ مردود اور ضعیف نظر آتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عباس سے روایت لینے والا علی بن ابی طلحہ ہے۔ جس کا سماع ان سے ثابت نہیں۔ ❶

لہٰذا انقطاع کی وجہ سے روایت ناقابل اعتبار ٹھہری، بعض علماء کا کہنا ہے کہ گو سماع ثابت نہیں لیکن اس نے بواسطہ مجاہد یا سعید بن جبیر ان سے تفسیر لی ہے۔ ❷

میں کہتا ہوں اگر زیر بحث روایت میں واقعی واسطہ مل جائے تو یہ قول صحیح ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن آج تک کوئی قادیانی ہمت کر کے دکھا نہیں سکا۔ بالفرض اگر یہ روایت صحیح ہو بھی جائے پھر بھی قادیانی حضرات کو مفید نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ اماتت (اسی سے لفظ ممیتك ہے) کے حقیقی معنی صرف مارنا اور موت دینا نہیں بلکہ سلانا اور بیہوش کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ ❸

اسی طرح حدیث مبارکہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کا معنی سلانا بھی آتا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے نیند سے بیداری کے وقت کی دعا سکھلائی:

((الحمدُ لِلّٰه الذی أَحْیَانا بَعْد مَا أَمَاتَنَا .))

"سب تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے ہمیں سلانے کے بعد بیدار کیا۔" ❹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا حیات مسیح اور نزول مسیح کے قائل ہونے کو اور لفظ "اماتت" کے اس معنی کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں کہ انھوں نے "مُـمِیتُكَ" میں کونسا معنی لیا ہے، حقیقت حال آپ کے سامنے آجائے گی۔ یعنی وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ

---

❶ تهذيب التهذيب: 298/7، رقم: 568. ❷ اتقان في علوم القرآن: 600 اردو۔
❸ ازالہ اوہام روحانی: 620/3. ❹ صحيح مسلم، رقم: 4886.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اُٹھانا ہے تو ان پر نیند کو طاری کر دے گا۔

بالفرض ہم اسے بھی چھوڑ دیں اور قادیانی کا بتایا ہوا ترجمہ مان لیں انھیں پھر بھی کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس حیات مسیح ثابت ہوتی ہے۔ غور کریں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نزول قرآن کے زمانے میں بھی ''مُمِيتُكَ'' اسم فاعل کے ساتھ ہی معنی کیا ہے جس کا مطلب ہے تجھے ماروں گا۔ معلوم ہوا وہ بھی یہی خیال کرتے تھے کہ نزول قرآن کے زمانے تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات نہیں آئی۔ نیز اسی معنی کو مدنظر رکھ کر دوسرا جواب تقدیم و تاخیر والا بھی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواسہ رسول حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

قادیانی

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات پر فرمایا: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح اس رات قبض کی گئی جس رات حضرت عیسیٰ بن مریم کی روح اٹھائی گئی یعنی رمضان کی ستائیسویں رات۔“ ❶

مسلم

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ پر سند اور متن دونوں اعتبار سے گفتگو ہوگی تاکہ قادیانیوں کا پول کھل جائے۔ اس کی سند اور متن اس طرح ہے:

((اخبرنا عبدالله بن نمير عن الاجلح، عن أبي إسحاق، عن هبيرة بن يريم قال: لَمَّا تُوُفِّيَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ...... وَلَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ.)) ❷

سند کے لحاظ سے یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ھبیرہ سے بیان کرنے والا ابواسحاق سبیعی ہے جو مدلس ہے۔ ❸

---

❶ طبقات الكبرىٰ لابن سعد: 3/39، بیروت. ❷ طبقات الكبرىٰ ابن سعد: 3/39.
❸ طبقات المدلسين، ص: 58.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اصول حدیث کے مطابق ایسا راوی اگر اپنے استاد سے لفظ ''عَـنْ'' کے ساتھ روایت لے یعنی سماع کی تصریح نہ کرے تو وہ ضعیف ہوتی ہے اور زیر بحث روایت میں اسی طرح ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ساتھ المعجم الاوسط رقم (2155) اور رقم (2725) پر بھی ہے لیکن اس میں سلام بن ابی عمرہ ہے جس کے متعلق امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''اس کی بیان کردہ روایت کچھ بھی نہیں۔'' امام ازدی نے اسے واھی الحدیث (کمزور حدیث والا) قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے فرمایا: ''اس کی روایت سے حجت پکڑنا درست نہیں۔'' ❶

متن

قادیانیوں کی حالت ساون کے اندھے کی طرح ہے جسے ہر چیز سبز معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کوئی ایسا جملہ یا لفظ انھیں ملتا ہے جس کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلایا جا سکے تو ہرگز نہیں چوکتے۔

مرزائیوں کو چونکہ علم ہے کہ عام لوگوں کو عربی گرائمر سے آشنائی نہیں ہوتی لہٰذا انھوں نے عربی عبارت کو غلط کر کے ترجمہ کیا جسے پڑھ کر عام آدمی یہی سمجھتا ہے کہ ان کا موقف صحیح ہے۔

انھوں نے لفظ روح کو لفظ عیسیٰ کی طرف مضاف سمجھا اور ترجمہ کیا عیسیٰ بن مریم کی روح اٹھائی گئی، حالانکہ گرائمر کے لحاظ سے یہ بدل اور مبدل منہ ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ دونوں سے مراد ایک ہی چیز ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں: جَـاءَ

---

❶ میزان الاعتدال 2/180، رقم: 3352، الضعفاء والمتروکین لابن جوزی: 2/7، رقم: 1463.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُاللّٰهِ اَخُوكَ (تیرا بھائی عبداللہ آیا ہے) جس طرح یہاں بھائی اور عبداللہ سے مراد ایک چیز ہے اسی طرح روح اور عیسیٰ سے مراد بھی ایک ہی چیز ہے، لہٰذا ترجمہ یہ ہوگا: جس رات عیسیٰ بن مریم جو کہ روح ہیں کو اٹھایا گیا اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔

اگر کوئی قادیانی یہاں اعتراض کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکیلا روح نہیں کہا جاتا بلکہ روح اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے تو آپ یہ آیت ان کے سامنے رکھیں:

﴿اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ﴾ [1]

"یقیناً مسیح عیسیٰ بن مریم محض اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔"

زیر بحث روایت کا معنیٰ جو ہم نے بیان کیا اس کے کئی قرائن ہیں۔ مثلاً حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کی وفات ثابت کرنے کے لیے لفظ "قُبِضَ" (قبض کیا گیا) جبکہ حضرت عیسیٰ کے لیے لفظ "عُرِجَ" (اوپر چڑھایا گیا) استعمال کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں بلکہ محض ستائیسویں رمضان دونوں چیزوں کے اکٹھا ہونے کو بتایا گیا ہے۔ یعنی حضرت علی کی وفات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوپر اٹھایا جانا۔

قرآن مجید میں انسانوں کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد جسم سمیت اوپر چڑھنا لیا گیا ہے نہ کہ محض روح فرمان باری تعالیٰ ہے:

---

[1] النساء: 4/171، ترجمہ مرزا طاہر خلیفہ رابع، قادیانیت: 166-165.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ﴾ ❶

''اور اگر ہم آسمان کا کوئی در ان پر کھول دیتے پھر وہ اس پر چڑھنے لگتے (تاکہ بچشم خود رسول کی صداقت کا نشان دیکھ لیتے)۔''

یاد رکھیں پوری عربی زبان میں ان دونوں لفظوں کا تقابل ہو اور لفظ ''عُرِجَ'' سے بھی محض روح کا اوپر اٹھایا جانا مراد ہو، ہرگز آپ کو نہ ملے گا۔ تجربہ شرط ہے۔

ہمارے معنی کی مزید تائید حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت سے ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں:

((قُتِلَ لَيْلَةَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ وَلَيْلَةَ أُسْرِيَ بِعِيسٰى وَلَيْلَةَ قُبِضَ مُوسٰى)) ❷

''میرے والد اس رات شہید کیے گئے جس میں قرآن اتارا گیا، عیسیٰ علیہ السلام کو سیر کرائی گئی اور حضرت موسیٰ کو قبض (فوت) کیا گیا۔''

امام حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے اس پر سکوت کیا ہے۔

یہاں صریح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی لفظ ہے روح کا نہیں، نیز ان کے لیے لفظ ''اُسْرِيَ'' استعمال کیا جو کہ قرآنی زبان میں جسم سمیت لے جانے پر بولا جاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کے چنگل سے نکال کر رات کو چلے جاؤ تو فرمایا:

﴿فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ﴾ ❸

---

❶ الحجر: 15/14، ترجمہ مرزا طاہر قادیانی، ص: 426.

❷ مستدرک حاکم: 3/143، رقم: 4688.

❸ الدخان: 44/23، ترجمہ مرزا طاہر قادیانی، ص: 889.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس تو میرے بندوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت روانہ ہو یقیناً تمھارا پیچھا کیا جائے گا۔''

اسی طرح نبی علیہ السلام کو جب مسجد حرام سے بیت المقدس کی سیر کروائی گئی جو کہ معراج کا ایک جز ہے تو اس کے لیے بھی یہی لفظ استعمال ہوا۔ فرمایا:

﴿ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا ﴾ [1]

''پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا۔''

آخر کیا وجہ ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے الگ الگ لفظ استعمال کیے؟ ظاہر ہے یہاں کئی باتیں بتانا چاہتے ہیں جو ایک رات میں رونما ہوئیں یعنی حضرت علی کی شہادت، اس کے لیے لفظ ''قُتِلَ'' قرآن کا نزول اس کے لیے ''اُنۡزِلَ'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم سمیت آسمانوں پر جانا، اس کے لیے لفظ ''اُسۡرِیَ'' اور حضرت موسیٰ کی وفات اس کے لیے لفظ ''قُبِضَ'' بولا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات بتانا چاہتے تھے تو موت پر دلالت کرنے والا لفظ استعمال کیوں نہیں کیا جیسے حضرت علی اور حضرت موسیٰ کے لیے بولا؟ اس پر ذرا غور کریں۔

الزامی جواب: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسن نے اپنے خطبہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تذکرہ بھی کیا تھا جبکہ مرزا صاحب ان کی حیات کا نظریہ رکھتے ہیں۔ اب قادیانی حضرات مرزا جی کی سچائی ثابت کرنے کے لیے جو دلیل پیش کریں گے اس طرح کی ہم بھی کردیں گے۔

---

[1] الاسراء: 1:17، ترجمہ مرزا طاہر قادیانی، ص: 463.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحابی رسول حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ

قادیانی

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک خطبہ دیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا یوں ذکر فرمایا:

"اے لوگو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تم کیا گواہی دیتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو۔ انھوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ "عَاشَ كَمَا عَاشُوْا وَمَاتَ كَمَا مَاتُوْا" یعنی آپ نے اسی طرح زندگی پائی جس طرح پہلے رسولوں نے زندگی پائی اور جس طرح پہلے رسول فوت ہو گئے آپ بھی فوت ہو گئے۔" [1]

مسلم

بھوکے انسان سے کسی نے پوچھا دو جمع دو کتنے ہوتے ہیں تو وہ جھٹ بولا: چار روٹیاں، قادیانیوں کی حالت بالکل اسی طرح ہے۔ ہر وہ بات جس میں کسی کی وفات کا تذکرہ ہو فوراً اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی سعی لاحاصل شروع کر دیتے ہیں

[1] مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ محمد بن عبدالوهاب، ص: 187 بیروت.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے متنبّی کی طرح غور وفکر اور تحقیق وجستجو کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

اول:...... یاد رکھیں یہ قول بلا سند ہے اور سند کے بغیر کوئی بات قابل حجت نہیں ہوتی۔

ثاني:...... الفاظ پر غور کرنے سے ہی ان کے استدلال کی کمزوری واضح ہو جاتی ہے کیونکہ اگر حضرت جارود رضی اللہ عنہ کا مقصد وفات عیسیٰ کا تذکرہ کرنا ہوتا تو واضح الفاظ میں فرما دیتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کر کے جب وفات کے لیے لفظ استعمال کیا تو جمع (مَاتُوْا) کا صیغہ لائے؟ حالانکہ انھیں تثنیہ (دو) کا صیغہ لانا چاہیے تھا۔

یعنی یہ فرماتے جس طرح یہ دونوں نبی وفات پا چکے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وفات پا گئے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے جمع کا لفظ انبیاء علیہم السلام کی عموم وفات کو مدنظر رکھ کر استعمال کیا ہے تاکہ کوئی اسے وفات مسیح علیہ السلام پر نص قرار نہ دے سکے۔

ثالثاً:...... اگر واقعی اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تذکرہ ہے تو اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی لیا گیا ہے۔ لہٰذا وہ بھی وفات پا چکے ہیں جبکہ قادیانی متنبّی اسے ماننے کے لیے ہرگز راضی نہیں۔ حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح علیہ السلام اور بزرگان وعلماءِ اُمت

قادیانی

صحابہ کا زمانہ گزرنے کے بعد آہستہ آہستہ اُمت میں یہ عقیدہ کثرت سے پھیل گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں وہی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر اُتریں گے اور خدمت دین بجالائیں گے لیکن اُمت میں ایسے علماء اور بزرگ ہمیشہ موجود رہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے، لہٰذا اب ہم ذیل میں بعض بزرگان وعلماء دین کے اقوال درج کرتے ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

مسلم

قادیانیوں کی دیگر گپوں کی طرح یہ بھی بہت بڑی گپ ہے۔ کیونکہ صحابہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ رکھتے تھے اور مرزا صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے جیسا کہ گزر چکا۔ اب دو ہی باتیں ہیں یا تو یہ قادیانی جھوٹا ہے یا پھر ان کا متنبّی۔ فیصلہ خود مرزائی حضرات کرلیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نظریہ کیوں پھیلا اور کس نے پھیلایا؟ یہودی ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ وہ ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا مرتبہ نہیں دیں گے جو ان کی عزت افزائی کا باعث بنے، وہ تو آج تک یہی کہتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو (نعوذ باللہ) لعنتی موت (صلیب کی موت) سے دوچار کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر عیسائی ایسا کرتے تو وہ ہرگز ایسا نظریہ اسلام میں نہ پھیلاتے جو ان کے مذہب کی بنیاد ہی گرا کر رکھ دے۔ یعنی ان کی طرف سے یہ عقیدہ آنا چاہیے تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکائے گئے اور وہاں وفات پائی اور تین دن رات کے بعد زندہ ہوئے اور آسمان پر چلے گئے۔ یہی ان کے عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہے جس پر سارا عیسائی مذہب کھڑا ہے۔

جبکہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھے ہی نہیں بلکہ یہودیوں کے ہاتھ آنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اُٹھا لیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی نعمتیں و احسان یاد کروانے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے:

﴿وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَنْكَ﴾ (مائدہ: ۱۱۰)

''اور جب میں نے بنی اسرائیل (یہودیوں) کو تجھ سے روکے رکھا۔''

مزید فرمایا:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ....بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾

(نساء: ۱۵۷۔۱۵۸)

''اور نہ تو یہودیوں نے اس مسیح کو قتل کیا اور نہ ہی سولی دیا...... بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس مسیح کو اپنی طرف اُٹھا لیا تھا۔''

دیگر مذاہب والوں کو چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی سروکار نہ تھا اس لیے ان کی طرف سے پھیلاؤ کا بھی اندیشہ نہیں، تو اب یہ عقیدہ آیا کدھر سے؟ اس کا جواب امت مرزائیہ پر قرض ہے۔

اگر واقعی یہ کسی غیر اسلامی قوت کی کوشش تھی تو اس کی نشاندہی کرنا ان کے ذمہ ہے کیونکہ یہ کوئی قبل از تاریخ کا واقعہ نہیں جس کے ثبوت کے آثار مٹ چکے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر دیکھیں ہر ایسی کوشش جو اسلام کا حلیہ بگاڑنے کے لیے کی گئی وہ اور اس کے بانی کا تذکرہ باقاعدہ تاریخ کے ساتھ آپ کو ملے گا۔ رافضی، خارجی، معتزلی، قدری، وغیرہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

یہاں ایک سوال اور بھی ذہن میں کلبلاتا ہے کہ کیا عہد صحابہ کے متصل بعد مسلمان اتنے پستی میں گر چکے تھے کہ ان کے دین کے خلاف اتنی بڑی سازش ہوئی اور یہ سوئے رہے؟ تمام کے تمام اہل ایمان بقول قادیانیوں کے اس شرکیہ عقیدے میں مبتلا ہو گئے؟ حالانکہ عہد صحابہ کے بعد والے زمانے یعنی عہد تابعین کو بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زمانہ قرار دیا ہے۔ [1]

تیرھویں صدی ہجری میں آکر ہندوستان کے ایک کونے میں رہنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس سازش کا پتہ چلا؟ آپ بتائیں کیا امت محمدیہ خیر امت کہلانے کی حقدار ہے؟

قادیانی

فقہ کے مشہور امام حضرت امام مالک رحمہ اللہ (المتوفی 179ھ)

((وَالْأَكْثَرُ أَنَّ عِيسٰى لَمْ يَمُتْ وَقَالَ مَالِكٌ: مَاتَ .))

''یعنی اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے لیکن امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ فوت ہو گئے ہیں۔'' [2]

---

[1] سلسلة الصحيحة، رقم: 699.

[2] مجمع بحار الانوار از علامہ شیخ محمد طاہر، ص: 286، مطبع نول کشور: 1314ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم

پہلا نام جو قادیانیوں کو ملا وہ امام مالک رحمہ اللہ کا ہے (اول) حوالہ بھی ایسی کتاب کا جو عقیدے کی نہیں بلکہ لغت کی ہے (ثانی) اس کے مصنف اور امام مالک رحمہ اللہ کے مابین کئی صدیوں کا فاصلہ ہے۔ ان صدیوں کا فاصلہ سند کے ذریعے طے ہو سکتا ہے لیکن ایسی کوئی سند نہیں جس کے زینوں پر چڑھ کر اسے طے کیا جا سکے۔

(ثالث) عہد صحابہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے درمیان کے زمانے میں مسلمانوں کا عقیدہ کیا تھا۔ اگر حیات و نزول مسیح کا تھا تو اجماع ہوا۔ اور اجماع کو قادیانی متنبّی بھی حجت مانتا ہے اور اس سے انحراف لعنت کا سبب بتاتا ہے۔[1]

اگر امام مالک سے پہلے کسی کا وفات مسیح کا نظریہ بھی تھا تو اس کا نام کیوں نہیں لیا گیا؟ اول نمبر پر امام مالک رحمہ اللہ کو کیوں رکھا گیا؟

(رابع) دنیا کا کوئی قادیانی کتاب کی اس عبارت کو مکمل نقل نہیں کرتا کیونکہ یہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ جب قادیانی لوگ امام مالک رحمہ اللہ کا نام لیں تو آپ فوراً اصل کتاب کا مطالبہ کریں اور پوری عبارت پڑھائیں اور محض ترجمہ کروا کر قادیانیوں سے سوال کریں کہ کیا یہی تمھارا عقیدہ ہے؟ نتیجہ آپ خود دیکھ لیں گے۔ مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

((وَفِيهِ يَنْزِلُ حَكَمًا أَيْ حَاكِمًا بِهٰذِهِ الشَّرِيعَةِ لَا نَبِيًّا وَّالْأَكْثَرُ أَنَّ عِيْسَى لَمْ يَمُتْ وَقَالَ مَالِكٌ: مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَلَعَلَّهُ أَرَادَ رَفْعَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ حَقِيقَتَهُ وَيُحْيِي آخِرَ الزَّمَانِ

[1] انجام آتھم روحانی خزائن: 144/11.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِتَوَاتُرِ خَبَرِ النُّزُولِ)) [1]

"اور اس حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حاکم بن کر نزول فرمائیں گے یعنی اس شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ نبی بن کر نہیں آئیں گے (اپنی شریعت نہیں چلائیں گے۔) امت محمدیہ کی اکثریت اسی پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے جبکہ مالک کا کہنا ہے کہ تینتیس سال کی عمر میں انھوں نے وفات پائی تھی۔ مالک نے شائد موت سے آسمان پر جانا مراد لیا ہے یا حقیقت ہی مراد ہوگی لیکن وہ قرب قیامت زندہ کیے جائیں گے کیونکہ ان کے نازل ہونے کے حوالے سے احادیث متواتر ہیں۔"

اس عبارت پر تبصرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ قادیانی متنبّی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے اس عبارت کو مکمل بیان کر دینا ہی کافی ہے کیونکہ اسے تسلیم کرنے سے مرزا قادیانی نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پانا، سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر کا مفروضہ قائم کیا وہ دھڑام سے زمین بوس ہو جاتا ہے۔

(خامس) بالفرض اگر ہم امام مالک رحمہ اللہ کی طرف اس قول کی نسبت درست مان لیں پھر بھی قرآن وحدیث اور صحابہ کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ہر سہ طرح کے دلائل، حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔

(سادس) امام مالک رحمہ اللہ کا نظریہ اگر وفات مسیح کا تسلیم کر لیا جائے تو قادیانی متنبّی کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے کیونکہ وہ لکھتا ہے:

((یَا اِخْوَانُ! هٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الَّذِي أَخْفَاهُ اللّٰهُ مِنْ أَعْيُنِ الْقُرُونِ

---

[1] مجمع بحار الانوار: 286/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأُولٰی وَجَلٰی تَفَاصِیلَهُ فِی وَقْتِنَا هٰذَا)) ❶

''اے میرے بھائیو! یہ وہ معاملہ ہے (وفات مسیح اور نزول سے مراد امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کا پیدا ہونا) جو پہلی صدیوں کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا تھا اور اس کی تفصیل ہمارے اس وقت میں ظاہر کی ہے۔''

کوئی قادیانی مرزا کو جھوٹا ماننے کے لیے تیار ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ کے علاوہ اٹھارہ لوگوں کے نام لیے ہیں جن میں سے اکثر زمانہ قریب کے لوگ ہیں جن کا اس مسئلہ سے متاثر ہونا اتنا اچنبھا نہیں بلکہ انھی میں سے کئی تو ایسے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ صرف نام کا ہی واسطہ ہے اور بعض بالکل غیر معروف ہیں۔

تاہم جن کی اصل کتب دستیاب ہو سکی ہیں ان کے حوالے سے گفتگو کریں گے تاکہ قادیانی فریب نمایاں ہو سکے۔

قادیانی

پانچویں صدی کے مجدد ابو محمد علی بن حزم اندلسی (456ھ)

((وَأَنَّ عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یُقْتَلْ وَلَمْ یُصْلَبْ وَلٰکِنْ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَیْهِ .)) ❷

''یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ صلیب پر مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی، پھر ان کو رفعت بخشی۔''

www.kitabosunnat.com

---

❶ آئینہ کمالات اسلام روحانی 426/5.

❷ المحلی لابن حزم: 23/1 طبع مصر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم

تحریف کرنا اور حق کو چھپانا قادیانیوں کی مجبوری ہے، یہاں ہی دیکھ لیں (لَمْ یُصْلَبْ) کا ترجمہ کیا: ''نہ صلیب پر مارے گئے۔'' حالانکہ آپ کوئی بھی عربی لغت اٹھالیں (صَلَبَ) کا ترجمہ صلیب دینا ہے نا کہ صلیب پر مارنا۔ دراصل مرزا صاحب نے جو جھوٹ گھڑا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیا گیا لیکن ان کی موت واقع نہ ہوئی۔ وہاں سے اترنے کے بعد بچ بچا کر ہجرت کر کے کشمیر آ گئے اور وہاں وفات پائی، کو سچ کرنے کے لیے یہ گناہ کمایا جاتا ہے۔

اب اگر آپ اس کا عربی زبان کے مطابق ترجمہ کریں تو مفہوم بنتا ہے کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی ہی نہیں گئی تو انصاف سے بتائیں قادیانیوں کے لیے کچھ رہ جاتا ہے اور کیا یہ حوالہ ان کو مفید ہے کہ نقصان دہ؟

یہاں ہی نہیں بلکہ اسی مجبوری کے تحت قادیانی حضرات سورۃ النساء کی آیت (157) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے آنے والے لفظ (وَمَا صَلَبُوْهُ) میں بھی تحریف کرتے ہوئے ترجمہ صلیب پر مارنے کا کرتے ہیں۔

اصل میں ان کا کہنا ہے کہ چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی بنا کر ان کی نبوت سے جان چھڑانا چاہتے تھے، گو عیسیٰ علیہ السلام ان کے قابو تو آ گئے تھے لیکن بائبل کے مطابق لعنتی وہ بنتا ہے جو صلیب پر مارا جائے، اس لیے ہم اس کا ترجمہ صلیب پر مارنا کرتے ہیں، اس بات پر الحمد اللہ کئی قادیانی میدان مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے ہم نے دیکھے جب ان سے بائبل کا یہ حوالہ مانگا جاتا ہے۔

یاد رکھیں ہرگز ہرگز بائبل میں ایسی بات نہیں آپ بس اسے بائبل کی اصل عبارت نکالنے کا کہیں، باقی نتیجہ آپ خود دیکھ لیں گے (ان شاء اللہ) کیونکہ اصل عبارت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محض سولی لٹکانے کا لفظ ہے مارنے یا مرنے کا تذکرہ نہیں (گلتیوں 13:3) قادیانیوں کی دوسری تحریف جو اس جگہ بھی کی گئی لفظ۔ رَفَعَهُ إِلَيْهِ، میں ہے جس کا ترجمہ ''رفعت بخشی'' کیا گیا حالانکہ رفع کے بعد لفظ ''إِلیٰ'' آ جائے تو معنیٰ رفعت و بلندی بخشا نہیں ہوتا بلکہ کسی چیز کو دوسری جگہ لے کر جانا ہوتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ صدقة الفطر کی حفاظت پر مامور کیا گیا۔ رات کو چور آتا اور جھولی بھر کر جانے لگتا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے پکڑ لیتے لیکن وہ اہل و عیال کا رونا رو کر جان چھڑا لیتا لیکن تیسری رات جب اسے پکڑا تو فرمایا: (لَأَرْفَعَنَّكَ إِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ) ''میں ضرور تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا۔'' [1]

اب اگر قادیانی تحریف کے مطابق ترجمہ کریں تو نعوذ باللہ مطلب ہوگا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس چور کو (جو دراصل شیطان تھا) عزت اور رفعت بخشا چاہتے تھے کیا یہ درست ہے؟ یہ فیصلہ آپ خود کریں۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ کی زیر بحث عبارت کا ترجمہ اصول کے مطابق کریں تو یہ بات بنتی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا، اور ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات آسمانوں پر ہے جیسا کہ سورۃ الملك کی آیت (16) اور (17) میں ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف آسمانوں پر اٹھا لیا۔

انصاف سے بتائیں اصول کے مطابق کیا ہوا یہ ترجمہ قادیانیوں کے حق میں ہے یا ان کے خلاف؟

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لیے یہ لوگ سورۃ النساء کی آیت (157) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے آنے والے لفظ: ''بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ''

[1] بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، رقم: 3033.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں بھی یہی تحریف کرنے پر مجبور ہیں۔

اور اس حوالے سے دو دلیلیں پیش کی گئی ہیں:

اول: قرآن مجید میں حضرت ادریس علیہ السلام کے حوالے سے آیا ہے:

﴿وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ [1]

"اور ہم نے اسے نہایت اعلیٰ مقام تک پہنچایا تھا۔"

(ترجمہ میاں محمود خلیفہ قادیانی)۔

دوم: دعا بین السجدتین میں وَارْفَعْنِی کا بھی یہی مطلب ہے کہ مجھے رفعت بخش اور میرے روحانی درجے بلند کر۔

تجزیہ

آپ غور کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آنے والے لفظ "رفع" کے ساتھ "الیٰ" بھی ہے جبکہ ان دونوں دلیلوں میں ایسا نہیں۔

صحیح بخاری کی مذکورہ حدیث کے علاوہ بھی ایسی کئی روایات ہیں جن میں اس اصول کا تذکرہ ہے، لہٰذا اگر کوئی قادیانی ہمارا یہ اصول توڑنا چاہتا ہے تو لفظ "الیٰ" کی موجودگی میں کسی حدیث سے ثابت شدہ جملے کا ترجمہ درجات کی بلندی کر کے دکھائے، اور انعام لے۔

بالفرض ہم کسی قادیانی میں اتنی ہمت دیکھتے ہیں کہ وہ اس اصول کو توڑ دیتا ہے تو پھر اسے اپنے مرزا غلام احمد قادیانی سے ہاتھ دھونا پڑے گا کیونکہ انہوں نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے، لکھا ہے: تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ رافعك إلى کے یہی معنی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ [2]

---

[1] مریم: 57/19. [2] ازالہ اوہام، ص: 266، روحانی: 234/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا مرزا جی نے لفظ رفع کا معنیٰ الیٰ کی موجودگی میں ایک چیز کو دوسری جگہ لے جانا ہی کیا ہے۔ اختلاف فقط اس چیز کے متعلق باقی رہا یعنی ان کے بقول ہے:

صرف روح آسمانوں پر گئی ہم کہتے ہیں جسم سمیت گئی۔

اب رہ جاتی ہے لغت کی بات تو اس کے لیے بھی ہم قادیانیوں سے لفظ اِلیٰ کی موجودگی میں کوئی مثال طلب کرتے ہیں جس کا ترجمہ درجات کی بلندی اور رفعت بخشنی ہو۔

تیسری تحریف اس جگہ حق کو چھپا کر کی گئی یعنی امام ابن حزم رحمہ اللہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے مکمل موقف و نظریہ پیش نہیں کیا گیا کیونکہ اس سے قادیانی عمارت کے پرخچے اڑتے نظر آئیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

قادیانیوں کا نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی موت آئی ہے کہ دوبارہ واپس نہیں آسکتے بلکہ احادیث میں جس عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی نوید سنائی گئی وہ مثیل ہوگا اور وہ مرزا صاحب کی صورت میں قادیان میں آچکا۔

جبکہ امام ابن حزم رحمہ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ایسی توفی کے قائل ہیں جس کے بعد دوبارہ بھی وہی آئیں گے نا کہ ان کا کوئی مثیل۔

دلیل حاضر خدمت ہے:

اسی کتاب المحلی کے صفحہ (28) جلد اول مسئلہ نمبر (12) کے تحت لکھتے ہیں:

((أَلَا إِنَّ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيَنْزِلُ .))

"البتہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عنقریب نزول فرمائیں گے۔"

امام ابن حزم رحمہ اللہ اپنی دوسری کتاب میں بالکل وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں:

((إِنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَّا مَا جَاءَ مِنَ الْأَخْبَارِ الصِّحَاحِ مِنْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نُزُولِ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي بُعِثَ إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَادَّعَى الْيَهُودُ قَتْلَهُ وَ صَلْبَهُ وَوَجَبَ الْإِقْرَارُ بِهٰذِهِ الْجُمْلَةِ.)) ❶

''رسول اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں البتہ احادیث صحیحہ میں اُس عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیے گئے تھے اور جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا یہود نے دعویٰ کیا تھا، لہٰذا ان کے دوبارہ آنے کا اقرار کرنا واجب وضروری ہے۔''

ہے کوئی قادیانی جو امام ابن حزم رحمہ اللہ جیسا نظریہ رکھے؟ مزید یہ کہ انہوں نے لفظ ''توفاً'' کا استعمال کیا ہے جس کا حقیقی معنیٰ وفات دینا نہیں لہٰذا اس درج بالا حوالہ کو مد نظر رکھیں تو زیر بحث عبارت میں امام ابن حزم کا موقف وفات والا نہیں بلکہ حیات والا ثابت ہوتا یعنی وہ بھی توفی کا معنی پورا پورا لینا/قبض کرنا ہی مراد لے رہے ہیں۔

قادیانی

مولانا ابوالکلام آزاد(1305 تا 1377ھ)

وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔❷

مسلم

یہ کتاب تو نہیں مل سکی، ورنہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی۔ ہم اسے ایسے ہی تسلیم کر لیتے ہیں لیکن یہاں بھی قادیانیوں نے حق کو چھپایا کیونکہ مولانا کا پورا عقیدہ قادیانی عمارت کو زمین بوس کرتا ہے۔

جناب افضل حق قریشی صاحب نے ''ابوالکلام آزاد ادبی و شخصی مطالعہ'' نامی کتاب

---

❶ الفصل بین الملل والنحل: 68/1.

❷ ملفوظات آزاد مرتبہ مولانا محمد اجمل صفحہ 13.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مولانا کے عقائد کے حوالے سے مختلف لوگوں کو ان کے لکھے گئے خطوط بھی نقل کیے ہیں جن میں قادیانیوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہاں جو نفی کی گئی ایسے ظہوروں اور نزولوں کی جو تکمیل دین کے لیے ہوں نہ کہ اس نزول مسیح علیہ السلام کی جس کی خبر بسلسلہ آثار قیامت دی گئی ہے بلاشبہ اس باب میں روایات موجود ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان سے انکار کیا جائے۔'' [1]

معلوم ہوا مولانا بھی امام ابن حزم کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی ایسی توفی کے قائل تھے جس کے باوجود نزول بھی انھی کا ہوگا نا کہ مثیل مسیح کا۔

کیا قادیانی مولانا کا عقیدہ ماننے کے لیے تیار ہیں؟

قادیانی

الشیخ الاکبر علامہ محی الدین ابن عربی (560/638ھ)

حضرت مسیح کا رفع دراصل ان کے روح کے عالم سفلی سے جدا ہو کر عالم علوی میں قرار پکڑنے کا نام ہے۔ [2]

مسلم

تصوف کی راہ پر گامزن لوگ ان کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتے ہیں اس لیے حق واضح کرنے کی غرض سے لکھا جاتا ہے کہ قادیانی حضرات یہاں لفظ ''روح'' کو دیکھ کر خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں حالانکہ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ صوفی حضرات کے نزدیک جسم کی کوئی اہمیت نہیں ان کے تمام امور کا دارومدار روحانیت پر ہے چونکہ ابن عربی ان کے سرخیل ہیں، اس لیے انھوں نے بھی حسب عادت روحانیت کی ہی بات کی

---

[1] صفحہ : 666 طبع الفیصل لاہور۔

[2] تفسیر القرآن از علامہ ابن عربی جلد اول صفحہ : 286 بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں بلکہ اسی تفسیر کے صفحہ (450) جلد 2 پر: ﴿وانه لعلم للساعة﴾ (الزخرف 61) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((أَیْ أَنَّ عِیسٰی مِمَّا یُعْلَمُ بِهِ الْقِیَامَةُ الْکُبْرٰی وَذٰلِكَ أَنَّ نُزُولَهٗ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ .))

''یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان اشیاء میں شامل ہیں جن کے ذریعے قیامت کبریٰ کا علم ہوتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ان کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

یہی نہیں بلکہ اسی تفسیر میں وہ مزید یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل تمام یہود ان پر ایمان لے آئیں گے۔'' ❶

بلکہ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دینے لگے تو کسی اور پر ان کی شباہت ڈال دی گئی۔ ❷ اپنی مشہور و معروف کتاب فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں:

((إِنَّهٗ لَمْ یَمُتْ إِلَی الْآنَ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلٰی هٰذِهِ السَّمَاءِ وَأَسْکَنَهٗ فِیهَا .)) ❸

''کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں اس آسمان کی طرف اٹھا لے گیا اور انھیں وہاں سکونت دی۔''

اس تفصیل کو دیکھ کر قادیانیوں کو اگر سلطان التحریف کہہ دیا جائے تو میرے خیال میں مبالغہ ہرگز نہیں۔

---

❶ طبع طهران: 296/1.   ❷ طبع طهران: 190/1.

❸ فتوحات مكيه: 341/3 باب 367 بحواله محمديه پاكٹ بك 643.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی

مشہور متکلم و مفسر علامہ محمد بن عبدالوہاب الجبائی (235ھ تا 303ھ)

علامہ طبرسی زیر آیت "فلما توفیتنی" لکھتے ہیں:

((قَالَ الْجُبَائِيُّ وَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهٗ مَاتَ عِيسٰى وَتَوَفَّاهُ ثُمَّ رَفَعَهٗ .)) ❶

"جبائی کہتے ہیں کہ اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت اور وفات دی اور پھر انھیں اپنے حضور رفعت عطا کی۔"

مسلم

بالفرض ہم اسے امام جبائی کا قول تسلیم کر لیتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کا ایسا قول بھی ہے جس سے حیات مسیح اور زندہ آسمان پر جانا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ لکھتے ہیں: امام جبائی باوجود معتزلی ہونے کے حیات مسیح اور رفع الی السماء کے قائل ہیں سنو:

((قَالَ الْجُبَائِيُّ: أَنَّهٗ لَمَّا رُفِعَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ......الخ .)) ❷

صاحب کشف الاسرار علامہ جبائی سے ناقل ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

"جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا تو یہود نے ایک شخص کو عیسیٰ کے تابعداروں سے قتل کر دیا الخ۔" ❸

---

❶ مجمع البیان از علامہ طبرسی جزو 3 صفحہ 962 بیروت.

❷ کشف الاسرار مطبوعہ مصر و عقیدۃ الاسلام: 124.

❸ بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک: 646.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام جبائی کے اس قول کو مدنظر رکھ کر کیوں نہ ان کے دوسرے قول کا ایسا مفہوم لیا جائے جو ٹکراتا نہ ہو اور وہ بھی دلائل سے ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب کے بقول لفظ اَمَاتَ کے حقیقی معنی محض مارنا ہی نہیں بلکہ نیند دینا اور سلانا بھی اس میں شامل ہے۔ ❶

امام جبائی کے پہلے قول میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے، لہٰذا دوسرے قول کے پیش نظر ترجمہ یہ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند دی اور مکمل قبضہ میں کر لیا تو پھر انھیں اپنی طرف اٹھا لیا۔

یہ ترجمہ نا تو اسلامی عقیدے کے برخلاف ہے اور نہ ہی ان کے دوسرے قول کے البتہ قادیانی حضرات خجل ہوتے نظر آتے ہیں۔

قادیانی

حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش (399-465ھ)

پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدم صفی اللہ یوسف صدیق موسیٰ کلیم اللہ ہارون حلیم، عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو آسمان پر دیکھا یہ یقیناً ان کی روحیں ہی تھیں۔ ❷

مسلم

میرے سامنے مولوی فیروز الدین صاحب کا کیا ہوا ترجمہ موجود ہے بسیار کوشش کے باوجود مجھے یہ بات نہیں مل سکی چلیں ہم اسے ایسے ہی تسلیم کر لیتے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ الشیخ علی ہجویری کا نظریہ کیا تھا چنانچہ جب ہم ان کی اسی کتاب

---

❶ ازالہ اوھام: 943 روحانی خزائن: 3/621.

❷ کشف المحجوب مترجم اردو فصل ششم: 294، مطبع عزیزی لاہور 1322ھ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گدڑی پہننے کا بیان پڑھتے ہیں تو وہ اس کے تحت لکھتے ہیں:

((در آثار صحیح وارد است که عیسیٰ بن مریم مرقعه داشت که وے را باآسمان بر دند.)) ❶

''صحیح آثار میں وارد ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ایک گدڑی پہنے ہوئے تھے اسے بھی آپ آسمان پر لے گئے۔''

سوال یہ ہے کہ گدڑی جسم پر ہوتی ہے کہ روح پر؟

قادیانیوں سے انصاف کی امید رکھنا بالکل عبث ہے، اس لیے دونوں عبارتوں کو سامنے رکھ کر سوچیں الشیخ علی ہجویری کا نظریہ کیا تھا اور قادیانیوں کی پیش کردہ عبارت کا مفہوم کیا ہے؟ تو لا محالہ آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ الشیخ علی ہجویری نے زیر بحث عبارت میں کثرت کا اعتبار کرتے ہوئے روحوں کا لفظ بول دیا ہے، ورنہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم سمیت اور گدڑی سمیت آسمان پر مانتے ہیں۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ چند افراد کا تذکرہ کرتے ہوئے ان پر کثرت کے اعتبار سے حکم لگایا جا سکتا ہے خواہ ان میں کوئی ایسا بھی ہو جس پر یہ حکم نہیں لگتا۔ آپ حیران ہوں گے یہ مثال بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہی متعلق ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کئی انبیاء کا نام لے کر فرماتا ہے کہ میں نے انھیں ہدایت دی سب نیک اور فضیلت والے تھے۔ ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نام بھی لیا اور پھر آگے فرمایا:

❶ کشف المحجوب فارسی: 61. مترجم، ص: 53,42 مولوی فیروزالدین، اسلامک بک فائونڈیشن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [1]

''اور ان کے کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو بھی اور ہم نے ان کو مقبول کیا اور ہم نے انھیں راہ راست کی ہدایت دی۔''

اب اگر کوئی منچلا اس کے پیش نظر شور ڈالنا شروع کر دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے معجزانہ طور پر نہیں بلکہ عام فطری طریقہ سے پیدا ہوئے تو اس کے عقل و فہم پر سوائے افسوس کے کچھ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ دیگر دلائل سے ان کا معجزانہ طور پر پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے بالکل اسی طرح الشیخ علی ہجویری نے کثرت کا اعتبار کرتے ہوئے روحوں کا لفظ بول دیا ہے۔ اور جہاں اکیلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا وہاں واضح طور پر عقیدہ بتا دیا کہ جسم سمیت آسمان پر گئے۔

بقیہ نام ایسے افراد کے ہیں جن کی کتب میسر نہیں آئیں اور مرزا صاحب یا ان کے بعد کے دور سے تعلق رکھتے ہیں ان کا متاثر ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ ان میں سے بعض تو قادیانیوں جیسے گمراہ اور ضال ہیں، جبکہ کچھ غیر معروف ہیں۔ فہرست ملاحظہ کرلیں:

سر سید احمد خاں، معروف منکر حدیث مسٹر غلام احمد پرویز، علامہ عنایت اللہ مشرقی، نواب اعظم یار جنگ، محمد چراغ علی خاں، محمود شلتوت از ہر یونیورسٹی، مفتی محمد عبدہ قاہرہ، علامہ رشید رضا مصر، احمد مصطفیٰ المراغی، ڈاکٹر محمد محمود حجاز از ہر یونیورسٹی، عبدالوہاب النجار، علامہ عبیداللہ سندھی۔

بالفرض ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان سب کا وہی موقف ہے جو قادیانی نے لکھا ہے تو

---

[1] الانعام: 82-87.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ بتائیں قرآن وحدیث، صحابہ وتابعین اور سلف وصالحین کے مقابلے میں ان کی بات مانی جاسکتی ہے؟

اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر واقعی قادیانی زیر بحث مسئلہ میں حق پر ہیں اور اگر نفی میں ہے اور یقیناً نفی ہی میں ہے تو پھر مرزا صاحب کو جھوٹا کہنے میں مسلمان حق پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر اُٹھائے جانے والے چند اعتراضات

اور ان کے جواب

قادیانی

اگر ختمِ نبوت والی آیت کے معنی آخری نبی کے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل نہیں ہو سکتے کیوں کہ وہ بھی تو نبی ہیں، پھر آخری نبی وہ ہوئے، نہ کہ محمد ﷺ۔

مسلم

رسولِ کریم ﷺ کے امتیازات میں سے ایک آپ کا خاتم النّبیین ہونا بھی ہے، آپ ﷺ نے اپنے آخری ہونے کی صراحت مختلف احادیث میں بیان کر دی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے آخر میں پیدا ہو کر نبوت پر سرفراز ہوئے، لہٰذا آپ کے بعد جو بھی نبوت کا نیا دعوے دار اُٹھے گا وہ دجال و کذاب ہوگا۔

چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کیا کرتے تھے، جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا اس کی جگہ آ جاتا ہے:

((و إنه ليس كائنا بعدي نبي فيكم.)) [1]

''اور بلاشبہ میرے بعد تمھارے اندر کوئی نبی نہیں ہونے والا۔''

یہاں اسم فاعل ''کائن'' آیا ہے جس میں حدوث اور تجدد پایا جاتا ہے، یعنی

---

[1] سنن ابن ماجه: كتاب الجهاد، باب الوفاء بالبيعة، رقم: ٢٨٧١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد میں پیدا نہیں ہوں گے اور نہ نئے سرے سے نبوت کا دعویٰ کریں گے، بلکہ وہ تو پہلے کے پیدا شدہ ہیں اور پہلے کے نبی ہیں، فقط ان کی وفات آنحضرت ﷺ کے بعد ہوگی۔

اس کو مثال سے یوں سمجھیے کہ کسی آدمی کے گھر میں دو بیٹے ہوں، اس کے بعد کوئی اولاد نہیں، بڑا صاحبزادہ ملک سے باہر کسی کام کی غرض سے گیا ہو، اس گھر میں چھوٹا بیٹا اپنا وقت گزار کر وفات پا جائے اور پھر بڑا واپس گھر میں آ جائے تو آخری بیٹا کون سا ہو گا؟ وہ جو ابھی زندہ ہے یا وہ جو پیدا آخر میں ہوا گو فوت پہلے ہو گیا؟

آخر میں پیدا ہونے والے سے پہلے کے بچے ایک کیا ہزاروں بھی آ جائیں، اس کا آخری ہونا چھینا نہیں جا سکتا۔ ہاں، صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اس کے والدین کے ہاں نیا بچہ پیدا ہو۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کیا، اگر پہلے کے تمام انبیاء بھی آ جائیں تو آنحضرت ﷺ ہی آخری نبی ہوں گے۔

ایک سوال:......اس تفصیل کے بعد قادیانیوں سے کوئی جواب نہیں بنتا تو پھر عقلی لحاظ سے سوال کرتے ہیں کہ تم بیمار ہو کر ڈاکٹر کے پاس چلے گئے جس نے دوا تجویز کی اور پرہیز بتایا کہ اب تم نے چاول نہیں کھانے۔ کیا ڈاکٹر کے اس جملے کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ گزشتہ رات کے پکے ہوئے کھا لینا، آئندہ نئے پکنے والے نہ کھانا؟ تو اگر آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر جیسے نیا نبی نہیں آ سکتا اسی طرح پرانا بھی نہیں آ سکتا۔

جواب:......ڈاکٹر کے جملے کا بالکل وہی مطلب ہے جو آپ نے سمجھا، لیکن یہ بتائیں کہ اگر یہی ڈاکٹر پرہیز بتاتے ہوئے کہہ دے کہ گزشتہ رات کے پکے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاول کھا لینا، البتہ آئندہ نئے پکنے والے نہ کھانا تو پھر گزشتہ والے کھا سکتا ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کھا سکتا ہے! اسی طرح جب آنحضرت ﷺ نے فرما دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام (جو گزشتہ انبیاء میں سے ہیں) نازل ہوں گے، البتہ نئے سرے سے دعوائے نبوت کرنے والا جھوٹا ہوگا تو پھر ان کے نزول میں کیا اعتراض رہ جاتا ہے؟

قادیانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اگر آسمان پر زندہ تسلیم کر بھی لیں اور پھر ان کا نزول بھی مان لیں تو وہ آ کر کیا کریں گے کیوں کہ دو ہزار سال تو ہو گئے ہیں انھیں گئے ہوئے، آئیں گے تو نہایت کمزور اور بوڑھے ہوں گے، مسلمانوں کے کسی کام کے نہ ہوں گے۔

مسلم:

یہ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اعتراض ہے، اللہ تعالیٰ مردے کو زندہ کر دیتا ہے تو کیا بوڑھے شخص کو جوان نہیں کر سکتا؟ بہر حال قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ (النساء: ۱۵۸) اللہ تعالیٰ کے پاس ایک دن ہمارے دنیاوی ایک ہزار سال کے برابر ہے، فرمایا:

﴿وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۝﴾[الحج: ۴۷]

"اور بے شک ایک دن تیرے رب کے ہاں ہزار سال کے برابر ہے اس گنتی سے جو تم شمار کرتے ہو۔"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی وہاں دو دن ہوئے ہیں اور اگر وہ دس ہزار سال تک بھی آئیں تو دس دن ہوں گے اور اتنے دنوں میں کون بوڑھا ہوتا ہے!

قادیانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم سمیت زندہ آسمان پر جانے کا تذکرہ قرآن مجید میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں ہے تو دکھا دیں۔

جواب:......جی بالکل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت کیے جانے کے مختلف اسباب بیان فرمائے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

﴿وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاۢ o بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا o﴾

[النساء: ۱۵۷، ۱۵۸]

"اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے (ان پر لعنت کی) کہ بلاشبہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انھوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے (کسی کو مسیح کا) شبیہ بنا دیا گیا اور بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انھوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر غالب کمال حکمت والا ہے۔"

یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کرنے کے دعوے دار ہیں اور قتل جسم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جسم کو بچا لیا اور یہودیوں کا دعویٰ ردّ کر دیا۔ بچایا کیسے؟ اس جسم کو اپنی طرف اٹھا کر کیوں کہ قتل وہ اسی جسم کو کرنا چاہتے تھے۔ اور قرآن مجید ہی بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ءَاَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ○ اَمْ اَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ○﴾ [الملك: ١٦، ١٧]

''کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے تو اچانک وہ حرکت کرنے لگے۔ یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ والی آندھی بھیج دے، پھر عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے ہاتھ فطری طور پر آسمان ہی کی طرف اُٹھتے ہیں، اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم سمیت آسمان پر اُٹھایا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی سے دلیل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کے دو مقامات پر اپنی جانب اٹھانے کا تذکرہ ہے، ایک تو وہی جس کا تذکرہ اوپر ہو گیا اور دوسرا سورۂ آل عمران (آیت: ۵۵) میں ہے۔ دونوں مقامات پر مرزا قادیانی نے لکھا:

''تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ رافعك إلي کے یہی معنی کہ جب حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔''[1]

معلوم ہوا کہ آسمان پر چلے جانے میں مسلمانوں اور قادیانیوں کا اختلاف نہیں۔ فرق صرف آسمان پر جانے والی چیز کے متعلق ہے، جسم گیا ہے یا صرف روح گئی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کا اللہ تعالیٰ کی طرف، یعنی آسمان پر

---

[1] ازالہ اوہام، ص: ٢٦٦، روحانی خزائن: ٣/٢٣٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے کی دلیل اوپر بیان ہو چکی ہے۔

قادیانی:

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں تو جب نازل ہوں گے تو قرآن پڑھ کر کیا محسوس کریں گے کہ اس میں تو میرے آسمان پر جانے کا لکھا ہوا ہے، حالانکہ میں تو زمین پر چل پھر رہا ہوں۔

جواب:......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد قرآن پڑھیں گے تو وہی محسوس کریں گے جو حضرت زید رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے جب وہ اپنے متعلق یہ آیت پڑھتے تھے:

﴿وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ [الأحزاب: ۳۷]

"اور جب تُو اس شخص سے جس پر اللہ نے انعام کیا اور جس پر تُو نے انعام کیا، کہہ رہا تھا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روکے رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے ڈرتا تھا، حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تُو اس سے ڈرے، پھر جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا، تاکہ مومنوں پر اپنے مُنھ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب وہ ان سے حاجت پوری کر چکیں اور اللہ کا حکم پورا کیا جانے والا تھا۔"

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لی تو اس کے بعد جب یہ آیت پڑھتے تھے، کیا محسوس کرتے ہوں گے؟ قرآن مجید کی سچائی پر ان کا یقین پہلے سے زیادہ ہوگا کہ واقعی ایسا ہی ہوا تھا یا پھر کچھ اور سوچتے ہوں گے؟

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے جو سوچتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وہی سوچیں گے:

﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ٤٠]

''اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو بلاشبہ اللہ نے اس کی مدد کی، جب اسے ان لوگوں نے نکال دیا جنھوں نے کفر کیا، جب کہ وہ دو میں دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: غم نہ کر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

حالانکہ ان آیات کو پڑھتے وقت نبی علیہ السلام اور حضرت ابوبکر مدینہ میں تھے۔

قادیانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے اعلیٰ و افضل وفات پا چکے اور زمین میں ہیں، جب کہ ان سے کم رتبے کا نبی اونچی جگہ آسمان پر ہیں۔ بتاؤ افضل کون ہوا؟

جواب: ......**اولاً:** اس جال کی بنیاد یہ ہے کہ اوپر والی چیز نیچے والی سے افضل ہوتی ہے، جو درست نہیں ہے، مثلاً: فرشتے آسمانوں پر ہیں اور انبیاء بشمول سید الاولین والآخرین خاتم النّبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہیں، افضل کون؟

ٹوپی اور عمامہ وغیرہ سر پر ہوتا ہے تو کیا یہ چیزیں اوپر ہونے کی وجہ سے انسان سے افضل ہو گئیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غارِ ثور میں چھپے تھے تو کافر ڈھونڈتے ہوئے غار کے اوپر آ کھڑے ہوئے، حضرت ابوبکر گھبرا گئے کہ اگر انھوں نے اپنے پاؤں کی طرف دیکھا تو ہم پکڑے جائیں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انھیں تسلی دی کہ پریشان مت ہوئیے، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو کیا یہ کافر افضل ہو گئے؟

نبی علیہ السلام نماز پڑھا رہے تھے تو حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما سجدے میں آپ کے اوپر بیٹھ گئے، سجدہ لمبا کرنا پڑا تو جب تک آنحضرت ﷺ کے اوپر آپ کا نواسہ رہا تو کیا رسول اللہ ﷺ کی شان کم ہو گئی؟

والدین پیار میں اپنے بچوں کو کندھے پر اٹھا لیتے ہیں تو کیا اس سے ان کی فضیلت میں فرق آ جاتا ہے؟

اس طرح کی کئی مثالیں آپ کے ذہن میں بھی آ چکی ہوں گی، ان شاء اللہ۔

ثانیا:...... مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو فوت شدہ مانا ہے، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ تسلیم کیا ہے۔ [1]

اگر یہی سوال قادیانیوں پر الٹ دیا جائے تو کیا جواب ہو گا؟

ثالثاً:...... قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق مرزا صاحب تمام انبیاء بشمول محمد عربی ﷺ سے افضل ہے (اخبار البدر 1906ء، خطبہ الہامیہ وغیرہ) تو جب یہ مرزا صاحب زمین میں دفن ہوئے اس کے مخالفین اور موافقین جو زندہ تھے اور اب بھی جو زندہ ہیں، آیا وہ ان سے افضل ہوئے یا نہیں؟ کیوں کہ یہ سب اوپر ہیں اور مرزا جی نیچے ہے۔

رابعاً:...... مرزا صاحب قادیانی قبر میں مردہ حالت میں ہے اور شیطان زندہ زمین کے اوپر ہے، افضل کون ہے؟ قادیانی حضرات سوچ سمجھ کر جواب دیں!

---

[1] نور الحق، ص ۵۰، روحانی خزائن ۸/ ۶۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ افضلیت کسی کے اوپر یا نیچے ہونے میں نہیں، بلکہ افضل وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت بخشے۔

خامسا :......اگر فضیلت کا یہ معیار ہے تو اعتراض پھر بھی نہیں ہوتا کیونکہ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتوں آسمانوں سے اوپر چلے گئے تھے تو سب انبیاء پیچھے رہ گئے تھے لہٰذا افضل پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوئے۔

قادیانی:

کوئی بھی انسان آسمانوں پر نہیں جا سکتا، نہ ہی سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے بلکہ آج کی سائنس بتاتی ہے کہ آسمان کوئی مادی چیز نہیں بلکہ نظر کی انتہا کا نام ہے۔ پھر وہ اتنی مدت سے وہاں کیا کر رہے ہیں؟ لہٰذا مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا عقل میں نہیں آتا۔

جواب:

ا۔ یہ تو درست ہے کہ کوئی انسان آسمانوں پر نہیں جا سکتا لیکن اگر اللہ تعالیٰ لے جائے تو اس پر کیا اعتراض ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر لے جانے کی بات فرمائی تو اپنی صفت یہ بیان کی:

﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ١٥٨) ''اور اللہ تعالیٰ نہایت غالب، خوب حکمت والا ہے۔'' عقل میں نہیں آتا تو کوئی بات نہیں، معجزہ تو ہوتا ہی وہی ہے جو عقل میں نہ آئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ بن جانا، صالح علیہ السلام کا پتھر سے اونٹنی نکالنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کو دو ٹکڑے کرنا، انگلیوں سے پانی نکالنا، کیا یہ عقل میں آتا ہے؟ نہیں لیکن سب مسلمانوں کا اس پر ایمان و یقین ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں ان کا تذکرہ آ گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کی حالت کا اندازہ لگائیں کہ آئین سٹائن وغیرہ سائنس دانوں کے فارمولے ان کی عقل میں نہیں آتے لیکن مانتے یہ سب ہیں۔ دوسری طرف قرآن و حدیث کی بات اگر عقل میں نہیں آتی تو انکار کر دیتے ہیں۔ (فیا للعجب)

۲۔ آسمان کے مادی وجود کا انکار اگر سائنس دان کرتے ہیں تو کرتے رہیں، جب قرآن مجید میں آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو چھت بنایا ہے۔ (الانبیاء: ۳۲) اور نبی علیہ السلام کو معراج کی رات آسمانوں پر لے جانے سے قبل ہر آسمان کا دروازہ کھلوایا گیا تھا۔ (بخاری: ۳۴۳۰) تو ایک مسلمان کے لیے سائنس دانوں کی بات ردّ کرنے کے لیے کافی ہے۔ سائنس کا کیا ہے، آج ایک بات کرتی ہے، کچھ عرصے بعد خود ہی اس کو غلط کہہ کر نیا نظریہ پیش کر دیتی ہے۔ دیگر قرآنی حقائق کو ماننے کی طرح ایک وقت آئے گا کہ سائنس اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔

۳۔ باقی وہ وہاں کیا کر رہے ہیں، یہ بھی فضول سوال ہے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم امریکہ، روس وغیرہ کا صدر کیا کر رہا ہے لیکن کبھی کسی نے ان کے وجود کا انکار نہیں کیا، بلکہ آپ جس کمرے میں ہیں، ساتھ والے کمرے میں آپ کی بیوی، بچے، والدین وغیرہ کیا کر رہے ہیں، آپ کو علم نہیں تو کیا ان کا وہاں وجود تسلیم نہیں کیا جائے گا؟ اس طرح کی کئی مثالیں آپ کے ذہن میں آ چکی ہوں گی۔

قادیانی:

لفظ "توفی" باب تفعل ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فاعل ہو اور ذی روح اس کا مفعول ہو تو ماسوائے وفات دینے اور روح قبض کرنے کے کوئی ترجمہ نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:

۱۔ مرزا جی اور ان کے پیروکاروں کا اس لفظ کے ساتھ شرائط لگانا بتاتا ہے کہ اس کا حقیقی معنی روح قبض کرنا اور موت دینا نہیں ورنہ شروط و قیود لگانے کی ضرورت کیا تھی؟ یہی وجہ ہے کہ اہل عرب اس کا معنی کرتے ہیں: اخذ الشیء وافیا کسی چیز کو پورے کا پورا پکڑنا۔ جب کہ موت دینا اس کا مجازی معنی ہے۔ ❶

تو اصول کے مطابق جہاں حقیقی معنی مراد نہ لیا جا سکے وہاں مجازی معنی لیا جاتا ہے اور کوئی قرینہ بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں بھی توفی کا لفظ موت یا نیند کے معنی میں آیا ہے وہاں کوئی ایسا قرینہ موجود ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے، جب کہ مسیح علیہ السلام کے حوالے سے جب یہ لفظ آیا ہے تو وہاں ایسا کوئی قرینہ نہیں ہے، سرخیل اہل حدیث مولانا مہر ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "شہادۃ القرآن" میں تمام ایسی آیات کو جمع کر کے قرینہ کی صراحت بھی کر دی ہے، تفصیل اس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ قرآن مجید سے دلیل:

﴿اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا﴾ (زمر: ۴۲)

قادیانیوں کے مطابق اگر یہاں یتوفی کا ترجمہ روح کو قبض کرنا کریں تو آیت میں آنے والا لفظ "والانفس" بلا مقصد نظر آتا ہے کیونکہ اس والا ترجمہ (روحوں) تو لفظ یتوفی کے اندر ہی موجود ہے، لہٰذا ترجمہ کریں تو یہ بنتا ہے: "اللہ تعالیٰ روحوں کو قبض کرتا ہے، روحوں کو ان کی موت کے وقت"

دوسرا "روحوں کو" زائد اور اضافی ہے جس کے آنے سے قرآن مجید کی بلاغت داغدار ہوتی ہے۔ جب کہ قرآن مجید میں ایسا ایک بھی لفظ نہیں جس سے قرآن مجید پر

---

❶ تاج العروس، تفسیر بیضاوی، اساس البلاغۃ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف آتا ہو لا محالہ اس کا ترجمہ قبض کرنا کیا جائے گا اور روحوں کے لیے الگ لفظ لایا گیا ہے۔ اسی طرح موت کے لیے بھی یہاں الگ لفظ حین موتھا آیا ہے۔

اسی لیے قادیانی خلیفے بھی یہاں محض ''قبض کرنا'' ترجمہ ہی کرتے ہیں۔ قادیانیوں کا چوتھا خلیفہ اور مرزا جی کا پوتا مرزا طاہر اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے: ''اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے۔'' ❶

بلکہ اس سے بڑھ کر مرزا صاحب نے یہی آیت لکھ کر ترجمہ کیا: ''خدا جانوں کو جب ان کی موت کا وقت آتا ہے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔'' ❷

۳۔ حدیث مبارکہ سے دلیل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کرنے والا جب جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اسے ملنے والے ثواب کا علم نہیں ہوتا۔ ((حتی یتوفاہ اللہ یوم القیامۃ)) ''یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اس کا پورا پورا بدلہ دیں گے۔'' ❸

۴۔ مرزا قادیانی سے دلیل:

جناب عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں لفظ ''متوفیك'' آیا ہے اور مرزا جی نے لکھا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان الفاظ سے یاد کیا ہے: ((اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ .... الخ)) .... اس کا ترجمہ خود ہی یوں لکھا: ''میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔'' ❹

www.kitabosunnat.com

---

❶ ترجمہ مرزا طاہر، ص ۸۲۲

❷ چشمہ معرفت، ص: ۱۵٤، روحانی خزائن ۲۳/ ۱٦۲.

❸ الترغیب والترھیب: ۲/ ۲۰۵

❹ براھین احمدیہ، حصہ چھارم، ص ۵۲۰ حاشیہ روحانی خزائن: ۱/ ٦۲۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ایک جگہ تو اپنے لیے یہی الفاظ لکھ کر مطلب یہ بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہو چکا ہے چنانچہ رقم طراز ہے:

''براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا اس کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ الہام ہوا: ''یاعیسیٰ انی متوفیك و رافعك الیّ و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة'' اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا۔''❶

ان دلائل میں مرزا جی اور قادیانیوں کی تمام شرائط و قیود موجود ہیں، لیکن ترجمہ روح کو قبض کرنا موت دینا نہیں بنتا۔

تو جب ہم نے مرزا جی کے بتائے ہوئے اس حوالے کو براہین احمدیہ حصہ چہارم (ص ۵۵٦) میں دیکھا تو وہاں زیر بحث لفظ کے دو ترجمے کیے: اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا۔''❷

معلوم ہوا کہ تمام قیود و شروط کے باوجود اس لفظ کا ترجمہ وفات دینے کے علاوہ دوسرا بھی ہے یعنی ''کامل اجر بخشوں گا۔''

❀❀❀❀

---

❶ کشتی نوح، ص: ٤٥، روحانی خزائن: ١٩/ ٤٩.

❷ روحانی خزائن: ١/ ٦٦٤، ٦٦٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

ادارہ کی دیگر مطبوعات

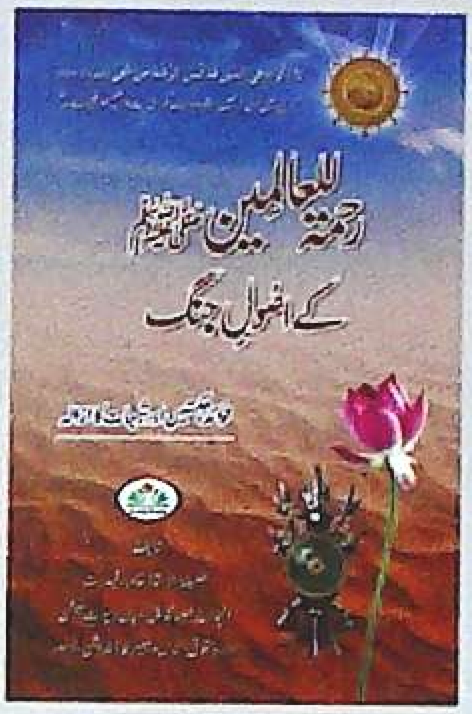

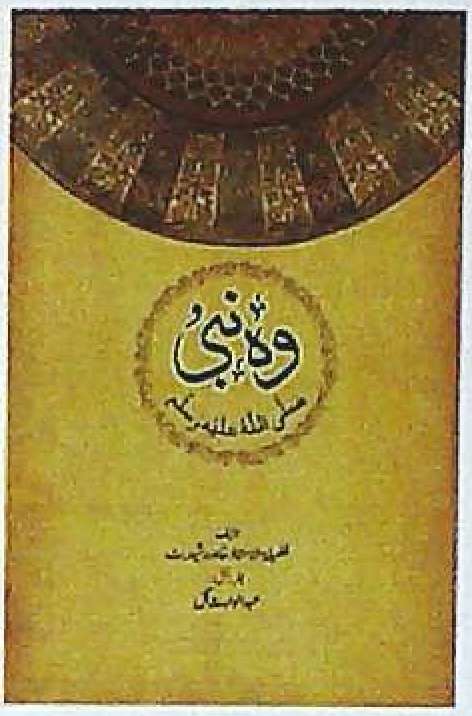

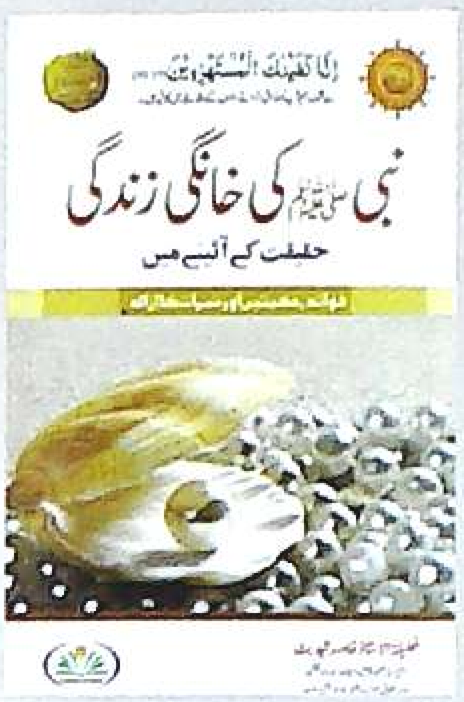

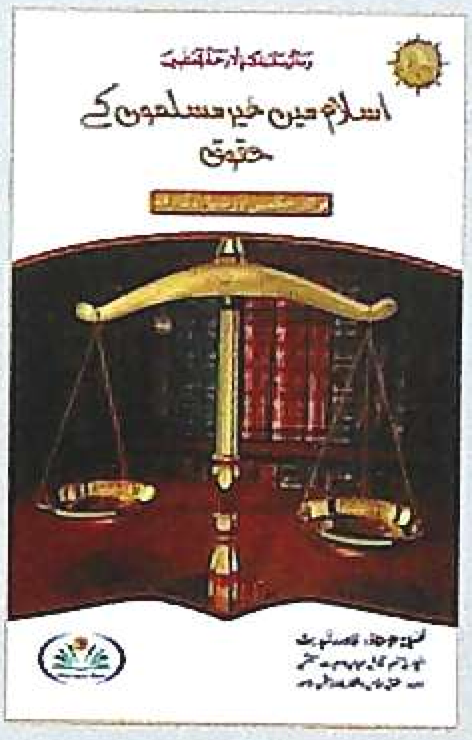

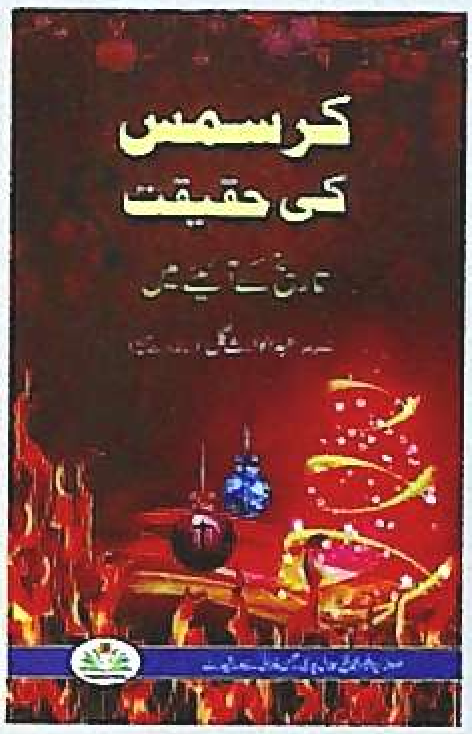

حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن

Email: info@huqooq.org

www.huqooq.org Ph: 03214115721